(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

نحن انصاراللہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

Majlis Ansarullah

CELEBRATING | 1940-2015 | 75 | YEARS

ماہنامہ

انصاراللہ

جون 2015ء/ شعبان، رمضان 1436/احسان 1394 ھش

افتتاحی تقریب علمی ریلی **2015**ء زیراہتمام مجلس انصاراللہ پاکستان

مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے انصار مہمان خصوصی سے انعامات لیتے ہوئے

انتظامیہ علمی ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی سے شیلڈز وصول کرتے ہوئے

ناظمین اعلیٰ علاقہ جات / اضلاع و زعماء کرام سال 2014ء میں نمایاں کارکردگی پر دوسری سہ ماہی میٹنگ
منعقدہ 26/اپریل 2015ء کو محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ سے انعامات حاصل کرتے ہوئے

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ انصاراللہ

● جون 2015ء۔شعبان،رمضان 1436ھ۔احسان 1394ہش ● جلد47/شمارہ06 ● ایڈیٹر:محمود احمد اشرف

فہرست

● اداریہ	4	● ماہ رمضان دعاؤں کی قبولیت کا موسم	20
● افطار اور افطاری	5	● نتائج	22
● تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں	6	● سایہ فگن ہے سر پر رمضان کا مہینہ	23
● اے لوگو! تم پر بابرکت مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے	6	● سفارشات شوریٰ 2015ء	24
● روزہ کی فرضیت	7	● ارشادات برائے انصاراللہ صف دوم	29
● فارسی منظوم کلام	8	● تلاوت قرآن پاک کا اجر	35
● خلاصہ خطبات امام ماہ اپریل 2015ء	9	● رپورٹ علمی ریلی	36
● رمضان المبارک اور قرآن کریم	14	● جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں	39
● خطبات امام کی اہمیت	16	● اخبار مجالس	40

فون نمبر 047-6212982
فیکس 047-6214631
مینیجر 0336-7700250
ویب: ansarullahpk.org
قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org
دفتر: ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

انٹرنیٹ ایڈیشن

اداریہ

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جس پیغام کو لیکر آئے اس کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ خود خدا تعالیٰ نے آپ سے فرمایا تھا۔ آپ کا پیغام کیا تھا۔ یہ دین حق کی اشاعت کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ یہ توحید اور بنی نوع انسان کے حقوق کا قیام تھا۔ مادہ پرستی کے جہنم سے بچانے کے لیے ایک پکار تھی۔ خدا سے تعلق اور اس کی رضا کی جنت کی جانب لے جانے کی ایک کوشش تھی۔ یہ دنیا کو امن اور انصاف سے بھر دینے کا ایک خدائی منصوبہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ آواز ایک صورِ قیامت تھی جس سے مردوں نے زندہ ہونا تھا۔ یہ ایک حشر تھا جس میں سعادت مندوں نے اکٹھا ہونا تھا۔ یہ خدا کی آواز تھی۔ نیک فطرت لوگ جو آپ کی آواز سن کر قادیان پہنچتے تو مرزا نظام الدین انہیں حضرت مسیح موعود کی ملاقات سے روکنے کی کوشش کرتے۔ محمد حسین بٹالوی ریلوے اسٹیشن پر جا جا کر اسی کوشش میں مصروف رہتے کہ اس آواز کو دبا دیں۔ بیت مبارک کے راستے میں دیوار چن دی گئی تا کہ آسمانی نور کو پھیلنے سے روک دیا جائے۔ مگر نہ ایسا ہونا تھا نہ ہوا۔ خدا نے اس دعوت کو اکناف عالم تک پہنچانے کا خود وعدہ کر رکھا تھا۔ یہ وعدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ میں بھی بڑی شان سے پورا ہوا۔

اس آواز کے دائرے کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ اس میں حائل ہونے والی رکاوٹوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ گزشتہ سوا سو سال میں اس پیغام کی اشاعت میں بے شمار رکاوٹیں پیدا کی گئیں۔ تاریخ احمدیت کے اوراق ان سے بھرے پڑے ہیں۔ اخبارات پر پابندی لگائی گئی۔ رسائل بند کیے گئے۔ اذانوں پر قدغن لگائی گئی۔ کافر ملحد اور دجال کہا گیا، سینہ پر کلمہ حق کے بیج آویزاں کرنا جرم قرار دیا گیا۔ قرآن کریم کی آیات لکھنا گستاخی قرار دیا گیا۔ کلمہ خیر السلام علیکم کہنے والوں پر مقدمات درج کیے گئے۔ مجسم خیر لوگوں کو تہہ تیغ کر دیا گیا۔ مزاروں پر سے تحریریں تک مٹائیں گئیں مگر اس آواز کو نابود کرنے کی حسرتیں نہ مٹ سکیں اور یہ شش جہات میں پھیلتی چلی گئی۔ خلافت احمدیہ کے ہر دور میں اس قربانی میں سینکڑوں ہزاروں دلوں کے خون بھرے گئے۔ وہ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے کہ خدا ان دردناک آوازوں کو سن کر زمین پر اُتر آیا۔ ہاں ہم گواہ ہیں کہ ایسا ہوا۔

اس جلال و جمال الٰہی کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ آوازِ حق آج دنیا کے دو سو سے زیادہ ممالک میں گونج رہی ہے۔ اس کی توانائی آج بھی دنیا کو محسوس ہو رہی ہے۔ یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہے۔ یہ الٰہی نوشتے تھے جو پورے ہوئے۔ آج ہم خلافت خامسہ کے بابرکت دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمارے پیارے امام اسی دعوت الی اللہ میں شب و روز مصروف ہیں۔ آپ مجسم آوازِ حق ہیں۔ وہی آواز جس کا آغاز قادیان کی گمنام بستی سے ہوا تھا۔ اس آواز میں پنہاں قوت اور شوکت کا ہی ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ آج یہ آواز ان ایوانوں میں گونج رہی ہے جو مادہ پرستی کے مراکز ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے ملٹری ہیڈ کوارٹر جرمنی، کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی، برطانوی ہاؤس آف پارلیمنٹ اور برسلز میں یورپین پارلیمنٹ جیسے اہم مقامات پر بھی بنفس نفیس تشریف لے جا کر خطابات فرمائے

ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی میں اراکین کانگرس اور دیگر معززین سے خطاب کے بعد رابرٹ کے سی (Robert Casey) جو پنسلوانیا سے ڈیموکریٹ پارٹی کے رکن ہیں نے اپنے مختصر خطاب میں کہا۔

”آپ کی یہاں آمد ہمارے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے۔آپ نے سینٹ اور ایوان نمائندگان کو اکٹھا کردیا ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہاں بار بار تشریف لائیں۔آپ کی قیادت،آپ کے عزم اور آپ کے پیش کردہ نمونہ کے لیے ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہیں جو آپ نے امن،انصاف اور رواداری کے لیے دکھایا ہے۔آپ کو دیکھ کر مجھے صدیوں پہلے کی ایک شخصیت ولیم پن (William Penn) کی یاد آتی ہے جس نے یہاں پنسلوانیا میں آکر ایک منظم معاشرے کی بنیا د رکھی تھی۔ہم آپ کے بہت شکر گزار ہیں۔آپ کے اور آپ کے متبعین کو دیکھ کر ہم اپنے اندر ایک جوش اور ولولہ محسوس کرتے ہیں جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ تک محدود نہیں ہے بلکہ دنیا بھر میں محسوس کیا جاتا ہے“

پس ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہیں اس نے وہ وعدے بڑی شان سے پورے فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے تھے۔آپ تنہا اور گم نام تھے مگر آپ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا۔یہ آواز شش جہات میں پھیل گئی۔خدا وہ دن بھی ضرور لائے گا جب ہم صداقت کے سورج کو مغرب میں نصف النہار پر دیکھیں گے۔انشاءاللہ تعالیٰ

افطاری اور افطار

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ (سنن ابو داؤد، کتاب الصیام، حدیث: 2358)

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے قبل تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو پکی ہوئی کھجوروں سے روزہ افطار کرتے۔اگر کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

روزہ افطار کرتے وقت رسول اللہ ﷺ یہ کلمات پڑھتے تھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ◆ (سنن ابو داؤد، کتاب الصوم، حدیث نمبر: 2366)

اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر افطار کیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ◆ (سنن ابو داؤد، کتاب الصوم، رقم الحدیث: 2359)

کہ پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا اجر ان شاءاللہ ثابت ہوگیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِي ذُنُوبِي ◆ (مستدرک حاکم کتاب الصوم)

اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔

القرآن

تم پر روزے فرض کردیئے گئے ہیں

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کردیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو'' (البقرہ:184-186)

الحدیث

اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوا چاہتا ہے

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ ایسا بابرکت مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور جس کی راتوں کا قیام اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہے۔ اس کے دوران جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو اپناتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہوجاتا ہے جو اس کے علاوہ جملہ فرائض کو ادا کرچکا ہو اور جس شخص نے ایک فریضہ اس مقدس مہینہ میں ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے اور یہ مواسات و اخوت کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔

(الترغیب والترھیب کتاب الصوم الترغیب فی صیام رمضان......، صحیح ابن خزیمہ کتاب الصیام - باب فضائل شھر رمضان)

فارسی منظوم کلام

ایں سرائے زوال وموت وفناست

عیش دُنیائے دوں دمے چندست
آخرش کار باخداوند ست

اس ذلیل دنیا کا عیش چند روزہ ہے بالآخر خدا تعالیٰ سے ہی کام پڑتا ہے

ایں سرائے زوال وموت وفناست
ہر کہ بنشست اندریں برخاست

یہ دُنیا زوال مَوت اور فنا کی سرائے ہے جو بھی یہاں رہا وہ آخر رخصت ہوا

یکدمے رَو بسوئے گورستاں
و از خموشانِ آں بہ پرس نشاں

تھوڑی دیر کے لئے قبرستان میں جا اور وہاں کے مُردوں سے حال پوچھ

کہ مآلِ حیاتِ دُنیا چیست
ہر کہ پیدا شدست تا کے زیست

کہ دُنیاوی زندگی کا انجام کیا ہے۔ اور جو پیدا ہوا وہ کب تک جیا ہے

ترک کُن کین و کبر و ناز و دلال
تا نہ کارت کشد بُسوئے ضلال

کینہ، تکبر، فخر اور ناز چھوڑ دے تا کہ تیرا خاتمہ گمراہی پر نہ ہو

(درثمین فارسی مترجم صفحہ 37)

خلاصہ خطبات جمعہ فرمودہ حضور انور ماہ اپریل 2015ء

مکرم عبدالسلام صاحب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ اپریل 2015ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ کسی نے حضرت مسیح موعود کو لکھا کہ آپ کی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کمی نہیں کی مگر یہ سمجھ نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ کامیاب ہی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آج تک مخالفین اپنا زور لگاتے چلے جارہے ہیں لیکن یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وعدوں کے مطابق پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔

حضور انور نے بعض واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھا رہا ہے، لوگوں کی خوابوں کے ذریعہ رہنمائی فرما رہا ہے۔ کس طرح مخالفین کی مخالفتیں بھی نیک فطرت لوگوں کے دل حضرت مسیح موعود کی طرف پھیر رہی ہیں، کس طرح عیسائی پادری بھی (دین حق) کی صداقت کا اعتراف کر رہے ہیں، کس طرح لوگ حضرت مسیح موعود کو مان کر علم و عرفان میں ترقی کر رہے ہیں، اپنی عملی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ نیز احمدی داعیان الی اللہ کے ایمان افروز اور تائید الٰہی پر مشتمل واقعات کا تذکرہ فرمایا۔

ایک نو احمدی خاتون فاطمہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں حقیقی اطمینان اور راحت نصیب ہوئی ہے۔ ساری بدعات چھوٹ گئیں۔ فرمایا: یہ ہے حقیقت بیعت کی کہ حقیقی دینی تعلیم کو اپنایا جائے صرف منہ سے بیعت کرنا یا احمدی کہلانا کچھ چیز نہیں ہے۔ فرمایا پس پرانے احمدی بھی اس روح کو اپنے اندر جاری رکھیں۔ آئیوری کوسٹ کے ایک نو احمدی دوست بیان کرتے ہیں کہ احمدیت میں شمولیت کے بعد ان کی روحانیت میں ترقی ہوئی نمازوں میں ذوق و شوق اور سرور آنے لگا عملی حالت بھی بہتر ہوئی اور احمدیت یعنی حقیقی دین پر عمل کرنا آسان ہو گیا۔ علم و عرفان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ الجیریا سے ایک دوست ایک خاتون کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کے بعد تمام دکھ اور پریشانیاں خوشیوں میں بدل گئیں۔ اس غلط معاشرے کی وجہ سے جو اولاد کی تربیت کے بارے میں ڈر تھا جماعتی ماحول اور جماعتی تربیت سے وہ دُور ہو گیا۔ حضور انور نے فرمایا: پس جماعتی ماحول میں اپنے بچوں کو لانا بھی بڑا ضروری ہے۔ نئے آنے والے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ عبدالعزیز صاحب مراکش سے لکھتے ہیں کہ میں نفس کی ضلالتوں میں پڑا رہا اور گناہوں میں گھرا رہا حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے جماعت میں شمولیت کی توفیق دی۔ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو یہ احساس ہوا کہ یہ میرے زخموں کا مرہم اور میری رُوح کا علاج ہیں۔ بوسنیا کے (مربی) لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال عملی اصلاح کے خطبات کے نتیجے میں خصوصاً نماز فجر کی حاضری میں غیر متوقع طور پر افراد شامل ہو رہے ہیں جب کہ اس ملک میں برف باری کی وجہ سے کافی سردی بھی ہوتی ہے۔ بعض نئے احمدی بڑی بڑی دور سے سفر کر کے آتے ہیں اور دوستوں کو بھی

ساتھ لے کر آتے ہیں ۔میسیڈونیا کے ایک احمدی لکھتے ہیں میری اہلیہ پردہ نہیں کرتی تھیں جب لجنہ میں آپ کا خطاب سنا تو انہوں نے پردہ کرنا شروع کردیا۔تو نئی آنے والیاں یا ایسی جو دین حق کی تعلیم سے پیچھے ہٹ گئی تھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح دینی تعلیم کو اپنانے کی کوشش کرتی ہیں ۔اس لئے ہماری نوجوان بچیوں کو بھی عورتوں کو بھی اس طرف دھیان دینا چاہئے کہ جو دینی شعار ہیں ان کی پابندی کریں ۔پس ہمیں نئے آنے والوں کے واقعات سن کر اپنے اوران کے ایمانوں میں ترقی کی دعا کرنی چاہئے ۔یہ سب باتیں حضرت مسیح موعود کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائیدات ونصرت کا پتہ دیتی ہیں ۔حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہیں ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 10/اپریل 2015ء

تشہد،تعوذ اورسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور نے سورۃالمؤمنون کی آیات 2-3 کی تلاوت کی اورفرمایا: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی کامیابی کی یقینی خوشخبری عطافرمائی ہے ۔اگلی آیتوں میں وہ شرائط بیان فرمائی ہیں جن کے ساتھ زندگی گزارنے والے مومن ہی فلاح پانے والے ہیں ۔پہلی خصوصیت یا حالت یہ ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں خشوع دکھانے والے ہیں عام معنی خاشع کے یہی کئے جاتے ہیں کہ نماز میں گریہ وزاری کرنے والے ۔لیکن اس کے اور بھی معنے ہیں ۔انتہائی عاجزی اختیار کرنا ،اپنے نفس کو مٹادینا، تذلل اختیار کرنا ،نظریں نیچی رکھنا، آواز کو دھیما رکھنا ۔پس دیکھیں اس ایک لفظ میں ایک حقیقی مومن کی نماز اور عبادت کا کیسا وسیع نقشہ کھینچا گیا ہے ۔ایسا شخص جہاں وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا ہوگا وہاں وہ اس طرف بھی توجہ دے گا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ مخلوق کا بھی حق ادا کرنا ہے ۔اپنی نظروں کو حیا کی وجہ سے نیچے رکھتے ہوئے صرف نماز کی حالت میں ہی نہیں بلکہ عام روزمرہ زندگی میں بھی اس پر عمل کرتے ہوئے معاشرے کی بے شمار برائیوں سے بچے گا ۔اپنی آواز کو نیچے رکھنے والا اس کا ادراک حاصل کرے گا وہاں اپنے روزمرہ معمولات میں بھی چیخنے چلانے اورلڑائی جھگڑے سے محفوظ رہنے گا یا رہنے کی کوشش کرے گا۔پس کئی بُرائیوں کا جن کا روزانہ کے معمولات سے تعلق ہے ان کا بھی ایک مومن اپنی نمازوں اورعبادتوں کی وجہ سے خاتمہ کرلیتا ہے ۔

حضورانور نے فلاح کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کے معنی ہیں آسانیاں پیدا ہونا ، کشائش ہونا ،خوش قسمتی کا ملنا ،خواہش کا پورا ہونا ،تحفظ ملنا ،اچھائی اورخوشی کا مستقل رہنا ،زندگی کی نعمتوں کا ملنا ،پس خدا کی خاطر نیکیاں کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کس کس رنگ میں فضل کرتا ہے یہ سب انسانی تصور سے بھی باہر ہے ۔

حضورانور نے ایک شخص کا واقعہ سنایا کہ وہ اس لئے نمازیں پڑھا کرتا تھا کہ لوگ تعریف کریں ۔لیکن لوگ انہیں منافق کہتے تھے ۔آخر ایک دن اس کو خیال آیا کہ اگر میں خدا کے لئے عبادت کرتا تو خدا تعالیٰ تو راضی ہوجاتا ۔یہ خیال انکے دل میں اس زور سے آیا کہ وہ اسی وقت جنگل میں چلے گئے ۔روئے اوردعائیں کیں اورتوبہ کی اورعہد کیا کہ خدایا! اب میں صرف تیری رضا کے لئے عبادت کیا کروں گا ۔جب واپس آئے تو سب ان کی تعریف کرنے لگے ۔اس بزرگ نے خدا تعالیٰ کا شکرادا کیا کہ خدایا صرف ایک دن میں نے تیری رضا کی خاطر نماز پڑھی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے میری تعریف شروع کردی ۔حضورانور نے فرمایا: اب دیکھیں احساس پیدا ہوتے ہی جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگیا ۔اوراب خواہش کے نہ ہونے کے باوجود لوگوں نے انہیں وہی کچھ کہنا شروع کردیا جس کی وہ پہلے خواہش رکھتے تھے ۔دوسرے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

بعض پُرانی نیکیوں کی قدر رکھتے ہوئے کسی کی اصلاح کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔اور فلاح پانے والوں میں وہ شامل ہو گئے۔
فرمایا:حضرت مسیح موعود نے مومن کی خشوع کی حالت کوانسان کی پیدائش کے مختلف ادوار سے تشبیہ دی ہے۔جیسے رحم سے تعلق پیدا ہونا ضروری ہے ایسے ہی نیکیوں اور عبادتوں کو مستقل بنیادوں پر قائم کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی ضرورت ہے۔اپنی ذراسی کوششوں یا ایک آدھ دعا کے قبول ہونے یا چند سچی خوابیں دیکھنے پر نازاں نہیں ہو جانا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے اور فلاح پانے والے اپنی عاجزی انکساری،لغویات سے پرہیز،اللہ کی راہ میں خرچ کرنے،اپنی عصمتوں کی حفاظت کرنے،عہدوں کو پورا کرنے،عبادتوں اور نمازوں کے حق ادا کرنے کے باوجود پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ اے اللہ!ہمیں اپنے فضلوں کی چادر میں ڈھانپ لے کہ اس کے بغیر ہم کچھ نہیں ہیں۔فرمایا:بہت سے لوگ ابتدائی حالت میں اپنی نمازوں میں روتے اور وجد کرتے اور نعرے مارتے اور خدا کی محبت میں طرح طرح کی دیوانگی ظاہر کرتے ہیں اور چونکہ اس ذات ذوالفضل سے جس کا نام رحیم ہے کوئی تعلق پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی خاص تجلی سے اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔اس لئے ان کا تمام سوز و گداز اور حالت خشوع بے بنیاد ہوتی ہے اور بسا اوقات ان کا قدم پھسل جاتا ہے۔یہاں تک کہ پہلی حالت سے بھی بدتر حالت میں جا پڑتے ہیں۔
فرمایا:ہر حقیقی مومن کے لئے ضروری ہے کہ اس کے نماز شروع کرنے اور ختم کرنے میں ایک واضح فرق ہو اگر نماز شروع کرنے سے پہلے اس میں کوئی انا یا تکبر کا حصہ تھا بھی تو نماز ختم کرتے ہوئے اس کا دل ان چیزوں سے پاک ہونا چاہئے۔ہر دن ہمیں اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کرواتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل کو بڑھانے والا بنائے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ استغفار کرتے رہنے والا بنائے۔ہم میں سے ہر ایک ان لوگوں میں شامل ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں فلاح پانے والے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اپریل 2015ء

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں دعا کی اہمیت بیان فرمائی کہ کس طرح دعا سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔علم توجہ یعنی مسمریزم کے ذریعہ سے لوگوں میں بعض تبدیلیاں پیدا کی جاتی ہیں مگر یہ عارضی اور انفرادی ہوتی ہیں۔جبکہ دعائیں اس کا حق ادا کرتے ہوئے کی جائیں تو قوموں کی بگڑی بنا دیتی ہیں۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ علم توجہ کیا ہے محض چند کھیلوں کا نام ہے لیکن دعا وہ ہتھیار ہے جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔حضرت صوفی احمد جان صاحب نے بھی علم توجہ میں مہارت حاصل کی ہوئی تھی ایک روز حضرت مسیح موعود سے کہنے لگے کہ دیکھئے میرے پیچھے جو شخص آرہا ہے اگر میں اس پر توجہ کروں تو وہ ابھی گر جائے اور تڑپنے لگے۔حضرت مسیح موعود یہ سنتے ہی کھڑے ہو گئے۔فرمایا اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا یا اس کو کیا فائدہ ہوگا۔یہ بات سنتے ہی وہ کہنے لگے میں آج سے اس علم سے توبہ کرتا ہوں۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مسمریزم کی قوت ایمان کی قوت ارادی کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوت ارادی اور انسان کی قوت ارادی میں زمین اور آسمان کا فرق ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک ہندو اس ارادے سے آیا کہ میں مرزا صاحب پر مسمریزم کروں گا جس سے لوگوں کے سامنے ان کی سبکی ہوگی۔چنانچہ اس نے اپنا عمل شروع کیا مگر کچھ دیر کے بعد مجلس سے بھاگ اٹھا۔بعد میں اس نے بتایا کہ جب میں نے مرزا صاحب پر توجہ کی تو میں نے دیکھا کہ ایک شیر ہے جو مجھ پر حملہ کرنے

والا ہے جس پر میں وہاں سے بھاگا۔ پھر اس نے حضرت مسیح موعود کو لکھا کہ مجھ سے گستاخی ہوئی آپ مجھے معاف فرمادیں۔ اس نے گواہی دی کہ حضرت مسیح موعود کی قوت ارادی زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے غیروں کو بھی نشان دکھاتا ہے۔ 1904ء میں حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے تقریر فرمائی۔ ایک غیر از جماعت شیخ رحمت اللہ صاحب بھی وہاں موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ تقریر کے دوران انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جارہا ہے جو آسمان تک پہنچا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نشان کو دیکھ کر انہیں جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے قبولیت دعا کے نشانات کا ذکر فرمایا اور ایک طالب علم عبدالکریم کے حضرت مسیح موعود کی دعا کے نتیجہ میں کامل شفا پانے کا واقعہ بیان فرمایا جس کو پاگل کتے نے کاٹا تھا اور ڈاکٹر اس کی صحت سے ناامید ہو گئے تھے۔ حضور نے الہام یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کے پورا ہونے کا نشان بھی بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری صداقت میں خدا تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھلائے ہیں۔ مگر یہ نشانات انہی کے لئے دکھلائے گئے جو عقل رکھتے ہیں۔ فرمایا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں تو آپ کی زندگی میں بھی پوری ہوئیں اور آج تک ہو رہی ہیں اور جماعت احمدیہ کی ترقی اس بات کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو بصارت عطا فرمائے اور ہمیں بھی ہر لحظہ اپنے ایمانوں میں مضبوط تر کرتا چلا جائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 24 اپریل 2015ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا ایک سوال آجکل پہلے سے زیادہ شدت سے نوجوانوں کے ذہنوں میں کثرت سے پھیلایا جاتا ہے کہ اگر دنیاوی تعلیم اچھے اخلاق کی طرف لے جاتی ہے تو پھر مذہب کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ کی روشنی میں اسکا جواب دیتے ہوئے فرمایا: قرآن کریم ایک مکمل اور کامل کتاب ہے اور آنحضرت ﷺ اس کا کامل نمونہ ہمارے سامنے پیش فرماتے ہیں اور اس اسوہ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں ایک کامل تبدیلی پیدا کی۔ انہوں نے مذہب کو بھی سمجھا اور اخلاق کو بھی سمجھا اور مادی ترقی بھی حاصل کی۔ ہر چیز کو اپنی جگہ رکھنے کا ادراک بھی حاصل کیا کہ مذہب کہاں رکھنا ہے، اخلاق کیا ہیں، مادی ترقی کیا ہے۔ فرمایا: ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اخلاق کی درستی، مادی ترقی، اور مذہب کے تعلق کو سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مذہب اور اخلاق اور انسان کی وہ ضروریات جو اس کے جسم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ایسی مشترک ہیں کہ ان میں فرق کرنا مشکل ہے۔ جو شخص مذہب پر یقین رکھتا ہے وہ اخلاق کو مذہب سے جدا نہیں کرسکتا۔ مذہب پر یقین نہ رکھنے والے تو یہ کہتے ہیں کہ اچھے اخلاق اور مادی ترقی انسان کی ضرورت ہے۔ لیکن ایک حقیقی مسلمان کہے گا کہ مذہب کی بھی ضرورت ہے کہ وہ خدا تک پہنچانے کا راستہ دکھاتا ہے پس یہ سوچ کا فرق ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو کس طرح دیکھنا ہے اور ان کا آپس کا تعلق کس طرح جوڑنا ہے۔ فرمایا: آنحضرت ﷺ دنیا کے مادی مصلح بھی ہیں اخلاقی مصلح بھی ہیں اور روحانی مصلح بھی ہیں۔ بنی نوع انسان کے باہمی تعلقات، رشتہ داروں کے باہمی تعلقات، انسان کے اپنے ذاتی کریکٹر کی تفصیلات، جھوٹ، خیانت، بدگمانی سے پرہیز، تمام امور ایسے ہیں جن میں آپ کا اسوہ اور تعلیم کامل اور مکمل ہے

اورکوئی شخص ایسا نمونہ نہیں دکھا سکتا جیسا آنحضرت ﷺ نے دکھایا ہے۔اگر ایک طرف آپ حکم فرماتے ہیں کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ تو دوسری طرف روحانیت کی تکمیل کے متعلق زور بھی دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ دعا کا تعلق اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایسا ہے جیسے بچے اور ماں کا تعلق ہوتا ہے۔دعا میں تین چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے اوّل یہ کہ دل میں یقین کرے کہ میری بات قبول کی جائے گی دوسرے یہ اعتماد رکھے کہ جس کو میں پکارتا ہوں اس میں مدد کرنے کی طاقت ہے تیسرے ایک فطری لگاؤ یا فطری محبت ہے جو ہر دوسری چیز کی طرف سے آنکھ بند کرکے صرف محبوب کی طرف لے جاتی ہے۔اس کیلئے بچے اور ماں کی مثال ہے بچے کا ماں سے فطری تعلق ہے قطع نظر اس کے کہ ماں بچے کی مدد کر سکے یا نہ کر سکے وہ اسے پکارتا ہے۔حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے متعلق فرمایا کہ آپ کی زندگی میں ایسے باریک در باریک اخلاقی پہلو ہیں کہ باریک نگاہ سے دیکھنے والا بھی ان کا پورا فہم حاصل نہیں کر سکتا۔بیویوں سے حسن سلوک ہے اور محبت کا اظہار ہے جو گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔آپ کے متعلق آتا ہے کہ جب کوئی آپکی بیوی برتن میں پانی پیتی تو آپ نے جب پانی پیا ہوتا تو آپ اس جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں سے اس نے پیا تھا۔چھوٹی سے بات ہے مگر کیسا باریک نکتہ ہے کہ انسانی محبت صرف بڑی بڑی باتوں سے نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔آپ کی سیرت کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اخلاق کے بڑے بڑے معاملات میں بھی آپ نے ایسی تعلیم دی ہے اور ایسا اسوہ دکھایا ہے کہ دیکھنے سے لگتا ہے کہ آپ تمام عمر صرف اخلاقیات کا ہی مطالعہ کرتے رہے۔پھر تیسری چیز مادیات ہے رسول کریم ﷺ کی تعلیم اس طرف بھی ہماری رہنمائی کرتی ہے سڑکوں کو کھلا رکھنا، پانی کی صفائی، راستوں کی صفائی، مکانوں کو کھلا اور ہوا دار بنانا۔تمام مادی چیزوں اور دنیاوی چیزوں کی طرف آپ نے توجہ دلائی۔وہ حکومتی معاملات ہیں یا تمدن یا تجارت یا صنعت ہر چیز کو اپنے موقع پر آپ نے بیان فرمایا۔حضور انور نے فرمایا: ایک گروہ ہے جن کے نزدیک مذہب پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔وہ ہر شے کو مادی قرار دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا دوسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہر بات کو مذہب کا حصہ ٹھہرا کر عجیب جہالت پھیلا دی ہے۔بہر حال ان دونوں طرح کے لوگوں کی اصلاح کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ایسے حالات میں ہی اپنے ماموروں کو بھیجتا ہے جو صحیح رہنمائی کرکے مذہب کو مذہب کی جگہ اور اخلاق کو اخلاق کی جگہ اور دنیا کو دنیا کی جگہ رکھتے ہیں۔روحانیت میں کمال سے اخلاق کا درست ہونا لازمی ہے اور اخلاق کی نگہداشت سے مادیت کی درستی بھی لازمی ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا یا یہ ضروری نہیں ہے کہ جس کی دنیا درست ہو اس کے اخلاق بھی درست ہوں۔اور جس کے اخلاق درست ہوں اس کا مذہب بھی درست ہو۔صحابہ رسولؐ رضوان اللہ علیہم بیعت کرتے وقت اس بات کی بیعت نہیں کرتے تھے کہ گلیاں چوڑی رکھیں گے یا صفائی کریں گے یا دوسری مادی چیزوں کا خیال رکھیں گے بلکہ کلمہ شہادت پڑھتے تھے اس سے اخلاق بھی درست ہوتے تھے اور اخلاق کی درستی سے یقیناً دنیا درست ہوتی تھی۔مسلمانوں کے سپرد دنیا والے بے دھڑک اپنی تجارتیں کر دیا کرتے تھے۔رعایا سے انصاف دیکھ کر لوگ چاہتے تھے کہ مسلمان ہمارے حکمران ہوں۔پس جس کو سچا مذہب مل جائے اس کے اخلاق بھی درست ہو جاتے ہیں اور دنیا بھی کاش کہ آج کے مسلمان حکمران اس نکتے کو سمجھیں اور اپنی حکومتوں کو اس نہج پر چلائیں۔پس اپنی نسلوں کو اگر دنیاداری کے بداثرات سے بچانا ہے مذہب اور اخلاق کا جوڑ انہیں سمجھانا ہے دنیاوی ترقی کو بھی حقیقی مذہب کے تابع ثابت کرکے انہیں مذہب سے جوڑنا ہے۔

رمضان المبارک اور قرآن کریم

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

رمضان اور قرآن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔اس مہینہ میں تمام انصار بھائیوں کو قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرنا چاہئے۔اسی طرح عہدیداران قرآن کلاسز اور ناظرہ وترجمہ قرآن سکھانے کیلئے بھی اس ماہ سے فائدہ اٹھائیں۔ذیل میں قرآن اور رمضان کے حوالے سے چند احکامات وارشادات پیش خدمت ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے۔(وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے۔اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔(ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اوراس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔ (البقرہ:186)

قرآن کریم کی اس آیت سے قرآن اور رمضان کا گہرا رشتہ معلوم ہوتا ہے۔رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا اور رمضان وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔پس ان دونوں کا رشتہ مسلّم ہے اور احادیث میں ان دونوں کے گہرے روابط اور فضائل بارہ کئی روایات موجود ہیں۔

آنحضورﷺ اور دورِ قرآن: حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان میں آنحضورﷺ کو قرآن کا دور کرواتے تھے اور آپؐ کے آخری رمضان میں دو مرتبہ دور کروایا۔اس سنت کو جاری رکھتے ہوئے ہمیں کم از کم رمضان میں ایک دورِ قرآن مکمل کرنا چاہئے۔

رمضان اور قرآن باعث شفاعت: آنحضورؐ نے فرمایا۔روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔روزے کہیں گے۔اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات سے روکا،پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ میں نے اسے رات کو نیند سے روکے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔آنحضورؐ نے فرمایا۔ان دونوں یعنی روزے اور قرآن کی سفارش قبول کی جائیگی۔ (مسند احمد حدیث نمبر 6337)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں...اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہیں سکے گی“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 386)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں: ”رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت، تدریس قرآن، قیام رمضان کا ضروری خیال

رکھنا چاہئے ......یادرکھو اسی مہینہ میں ہی قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تھا اور قرآن مجید لوگوں کے لئے ہدایت اور نور ہے اسی کی ہدایت کے بموجب عمل درآمد کرنا چاہئے" (حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 307)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں: "ابتدائے نزول قرآن بھی رمضان کے مہینہ میں ہوا اور پھر ہر رمضان میں جتنا قرآن اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا تھا جبریل دوبارہ نازل ہو کر اسے رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر دہراتے تھے۔ اس روایت کو مدنظر رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ سارا قرآن کریم ہی رمضان میں نازل ہوا" (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 395)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جبرئیل ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرتؐ کے ساتھ مل کر دہراتے تھے۔ اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اس کا ادراک پیدا ہو اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ معرفت حاصل ہو" (خطبات مسرور جلد اول صفحہ 441)

حضور انور ایدہ اللہ خطبہ جمعہ 20/اگست 2010ء میں فرماتے ہیں:

"پس مومنین کا فرض ہے کہ اس روشن تعلیم اور ہدایت سے پُر جامع کتاب قرآن کو جو حق و باطل میں فرق کرتی ہے اس مہینے میں جو رمضان کا مہینہ کہلاتا ہے، جو روحانیت میں ترقی کا مہینہ کہلاتا ہے، جس میں روزے رکھ کر انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس میں ایک مومن اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس میں قرآن کریم کو اپنے سامنے رکھو کہ یہ تمہارا رہنما ہے۔ اس مہینے میں اس پر غور کرو۔ اس کی تلاوت پر جہاں زور دو وہاں اس کے احکامات پر غور کرتے ہوئے اپنی ہدایت کے سامان پیدا کرو......پس روزے کی اہمیت اس وقت ہے جب قرآن کی اہمیت ہو۔ اس کی تعلیم کی اہمیت ہو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دنوں میں تزکیہ نفس پر زور دینے کو اہمیت دی ہے جس کا پتہ بھی ہمیں قرآن کریم سے چلتا ہے۔ جب یہ حالت ایک مومن کی ہوگی تب وہ اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے" (خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 427)

فیض قرآن حاصل کرنے کی دعا: آنحضورؐ نے حضرت علیؓ کو قرآن کریم کے فیوض سے حصہ پانے کے لئے ایک دعا سکھلائی اس کا ترجمہ یہ ہے۔ "اے اللہ! اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے اور اسے میری زبان پر رواں کر دے اور میرے دل کو اس کے لئے وسعت دے اور میرے سینے کو اس کے ساتھ کھول دے اور اس کے ساتھ میرے بدن کو دھو دے۔ آمین۔ (ترمذی کتاب الدعوت حدیث نمبر 3493)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

خطبات امام کی اہمیت

مکرم قمرالدین منیر صاحب ۔ملتان

ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وقت کے امام حضرت مسیح موعودؑ کو پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق دی جنہوں نے ہمیں یہ نوید سنائی کہ:''میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے ۔سوتم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو'' (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306)

یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کے نظام میں شامل کیا۔ہمیں ہر دور میں ایک خلیفہ عطا کیا پہلے قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل ،مظہر ثانی ،مظہر ثالث ،مظہر رابع کے طور پر اور اب مظہر خامس کے رنگ میں ۔ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے ۔جو ہمارے لئے درد رکھتا ہے، ہمارے لئے اپنے دل میں پیار رکھتا ہے،اس خوش قسمتی پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے۔

خلیفہ کی آواز وقت کی آواز ہوتی ہے: ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کی آواز کو سنیں، اس کی ہدایات کو سنیں اور اس پر عمل کریں ۔کیونکہ اس کی آواز کو سننا باعث ثواب اور اس کی باتوں پر عمل کرنا دین و دنیا کی بھلائی کا موجب ہے ۔اس کی آواز خدا کی آواز ہوتی ہے ۔خدائی تقدیر اور اس کی منشاء کو دیکھتے ہوئے وہ دنیا کی رہنمائی کرتے ہیں ۔الٰہی تائیدات ونصرت ان کے شامل حال ہوتی ہیں ۔

خطبات امام: پہلے تو ذرائع اور وسائل اتنے نہیں تھے کہ ہم خلیفۂ وقت کی نصائح کو، انکے خطبات کو براہ راست سن سکیں ۔لیکن MTA کے بابرکت انعام کی وجہ سے اس زمانہ میں فاصلوں کی دُوری کے باوجود حضور کے خطبات کو ہم براہ راست سن سکتے ہیں ۔ ہمارے پیارے امام کے خطبات میں زریں نصائح ہمیں ملتی ہیں۔ گھریلو مسائل ہوں یا معاشرتی مسائل سب کی بابت ایسی نصائح ہوتی ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی زندگیوں کو سنوار سکتے ہیں اور معاشرے میں ایک حسین انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔دنیا بھر میں نفسانفسی کا عالم ہے ۔انسان اپنے رب سے منہ موڑے ہوئے اسکی ناراضگی کا موجب بنا ہوا ہے ۔ آئے دن طرح طرح کی آفات ومصائب کا شکار ہو رہا ہے ۔ان سب سے بچنے کیلئے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی ہمدردی اور شفقت کے جذبات پر مشتمل نصائح بھی ہمیں ان خطبات میں ملتی ہیں ۔ان خطبات میں دین حق اور قرآن اور آنحضرتؐ کی ذات بابرکات پر مغرب کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات کا جواب بھی تفصیل سے موجود ہوتا ہے ۔ہم دیکھتے ہیں کہ

ہمارے پیارے امام اپنے خطبات کے ذریعے کس حکمت و دانائی اور جرأت سے دنیا کے سامنے دینِ حق اور بانی حضرت محمد ﷺ کی خوبصورت تعلیم کو پیش کرتے ہیں اور دنیا کو بتاتے ہیں کہ امن عالم اب دینِ حق کی تعلیمات کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ان خطبات میں طرح طرح کی بدعات اور بدرسومات سے بچنے کی نصائح بھی موجود ہوتی ہیں ہر احمدی کو اس کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور ساری دنیا میں توحید اور دینِ حق کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔

جماعت سے امام کا پیار کا تعلق: احمدی مظلوم ہے، بے بس ہے مگر وہ لاوارث نہیں ہے۔اس کا ایک مولا ہے اور وہ قادر مطلق جب اپنے بندوں کی مدد کو آتا ہے تو پھر ظالم بے ٹھکانہ ہو جاتے ہیں۔ہم نے حکومتوں کو پارہ پارہ ہوتے اور دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فضاؤں میں بکھرتے دیکھا ہے۔ہمارا خدا اب بھی وہی خدا ہے۔اور ہم سے پیار کرنے والا امام اب بھی ہمارے پاس موجود ہے وہ ہم سے پیار کرتا ہے ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔اور اسی تعلق کی برکت ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی ہستی کے زندہ نشانات دیکھتے ہیں۔

احمدی کی ذمہ داری: پس ہم سب کی ایک ذمہ داری ہے اور وہ یہ کہ عاجزی، دعاؤں اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ اپنے امام کے خطبات کو توجہ سے سنتے ہوئے اور ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس شاہراہ صداقت پر چلتے چلے جائیں۔ تیزی کے ساتھ خود بھی قدم اٹھائیں اور اپنی نسلوں کو بھی ساتھ لے چلیں۔حضور انور ایدہ اللہ ہماری اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس یہ ہمیشہ ہمیں اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ کی قائم کردہ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق غالب تو انشاء اللہ تعالیٰ آنا ہے۔راستے کی مشکلات ناکامی کی نہیں بلکہ کامیابی کی علامت ہیں۔اگر ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح کی طرف نظر رکھیں گے،اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو اس نظام کا حصہ بنائے رکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا تو ہم بھی اس رحمت اور فضل کے حاصل کرنے والے بن جائیں گے جو خدا تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔اور ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات دیکھیں گی..... پس یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی ترقی ہمارے اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔جماعت اور (دینِ حق) کا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔اُس خدا کی تقدیر ہے جو تمام طاقتوں کا مالک خدا ہے اور ناقابل شکست اور غالب ہے۔اگر کوئی ہم میں سے راستے کی مشکلات دیکھ کر کمزوری دکھاتا ہے،اگر ہماری اولادیں ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث بن جاتی ہیں،اگر ہماری تربیت کا حق ادا کرنے میں کمی ہماری اولادوں کو دین سے دور لے جاتی ہے،اگر کوئی ابتلا ہمیں یا ہماری اولادوں کو ڈانواں ڈول کرنے کا باعث بن جاتا ہے تو اس سے دین کے غلبے کے فیصلے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ہاں جو کمزوری دکھاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ دوسروں کو سامنے لے آتا ہے،

اور لوگوں کو سامنے لے آتا ہے، نئی قومیں کھڑی کر دیتا ہے۔ پس اس اہم بات کو اور یہ بہت ہی اہم بات ہے ہمیں ہمیشہ ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کی فکر کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم بات اس سلسلے میں ہمارے اپنے پاک نمونے ہیں" (خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 507)

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں آج مسیح موعودؑ اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق اس نے عطا فرمائی۔ وہ جماعت جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے۔ یہ وہی نظام ہے جس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اَولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے" (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ:

"یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حبل اللہ کو اب مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق افراد کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو" (بدر یکم فروری 1912ء صفحہ 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

"تم سب امام کے اشارہ پر چلو اور اس کی ہدایت سے ذرّہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہو جب وہ حکم دے بڑھو اور جب حکم دے ٹھہر جاؤ۔ اور جدھر بڑھنے کا حکم دے اُدھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا حکم دے اُدھر سے ہٹ جاؤ"

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 516,515)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

"سینکڑوں بعض دفعہ ہزاروں ایسی پریشانیاں ہیں کہ جو خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر دور ہو جاتی ہیں"

(خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 394)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

"جماعت احمدیہ کو خدا کی طرف سے ایک رُعب عطا ہوا ہے۔ خلافت احمدیہ اس رُعب کے ساتھ تمام دنیا کے اوپر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمتیں سرانجام دیتی ہے" (خطبات طاہر جلد 4 صفحہ 682,681)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے، جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں''

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 257,256)

کتنے خوش نصیب ہیں احمدی جو خلافت سے وابستہ ہیں، خلافت خدا کا ایک وعدہ ہے جو پورا ہو رہا ہے، خلافت کی اطاعت حکم نبوی ہے، خلافت اپنے اندر کمالات رسالت رکھتی ہے، خلافت ایک حبل اللہ ہے، خلافت سے وابستہ رہنا ہی زندگی ہے، خلافت کی چھتری ہزاروں پریشانیوں سے بچاتی ہے اور خلافت ایک مضبوط کڑا ہے۔ خلافت کی برکات سے مستفید ہوتے رہنے کے لئے خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو اور پختہ کرنے کی ضرورت ہے۔ MTA، خلافت سے پختہ تعلق قائم رکھنے کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے۔ ہمیں اس نعمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ MTA کے ذریعہ ہمیں اپنے پیارے امام کی صحبت نصیب ہوتی ہے اور آپ کی ہر ہدایت اور حکم کو براہ راست سننے کا موقع ملتا ہے اور فوری لبیک کہنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ تب ہو سکتا ہے جب ہم خطبات امام کو ہر وقت MTA کے ذریعہ سنیں اور ان ارشادات پر عمل کریں جو خلیفۂ وقت ارشاد فرمائیں۔

خطبات امام کی اہمیت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں اس طرح ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفۂ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اس لئے خواہ فجی کے احمدی ہوں یا سُرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفۂ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی ...... ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے۔ (خطبات طاہر جلد 10 صفحہ 470)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

''اب جو اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (۔) کی جو حقیقی تعلیم ہمیں دی ہے وہ خلیفۂ وقت کی آواز میں سب تک پہنچ رہی ہے۔ اس آواز کے پہنچنے میں تو کوئی روک نہیں ہے، اس کو تو کسی ملک کا ویزا درکار نہیں ہے، اس کو تو کسی ملک کے مُلّاں کی مرضی کے مطابق خطبات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ہوائی لہروں پر ہر گھر میں، ہر شہر میں، اپنی اصلی حالت میں اسی طرح اتر رہی ہے، جس طرح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا'' (خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 40)

خدا تعالیٰ ہمیں خطبات امام کو سننے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ماہِ رمضان دعاؤں کی قبولیت کا موسم

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا — کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا — کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا
ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ (البقرہ:186) اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

ماہ رمضان میں دعاؤں کا ایک خاص ماحول ہوتا ہے۔ یہی وہ بابرکت ماحول ہے جس کی طرف آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے کہ اس میں شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور نیکیاں بجالانا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ نمازیں، نوافل، تہجد، تراویح، تلاوتِ کلامِ پاک، صدقات و خیرات اور دیگر نیکیاں روح کو نئی زندگی بخش رہی ہوتی ہیں۔ فرشتوں کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔ ان سب عبادات کی قبولیت کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی مدد مانگ کر اس کے آگے جھک جانا انسان کی معراج ہے۔ ہر کام خدا تعالیٰ کی مدد سے انجام پاتا ہے اس کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اس کا دَر ہر وقت کھلا رہتا ہے جو مانگتے ہیں وہ پا جاتے ہیں۔ جو سوال کرتے ہیں وہ حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ خوش نصیب ہوتے ہیں جو سجدات بجا لاتے ہیں اور ماتھے ٹیک کر روتے، بلبلاتے، چیختے اور پکارتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنا دامن بھر کر لوٹتے ہیں کیونکہ وہ ہستی کسی کو مایوس نہیں کرتی۔ دعا کی قبولیت کی خاص گھڑیوں کا ذکر احادیث میں ملتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدے میں بہت دعا کیا کرو۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ ما یقول فی الرکوع والسجود)۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں ایک مومن ہر آن ظاہری و باطنی سجدات بجالا رہا ہوتا ہے۔ پس ایسی کامل فرمانبرداری کی حالت میں آنحضرت ﷺ نے ہمیں قبولیت دعا کی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔

مومن کا پانی دعا ہے: دعا اور مومن کا تعلق پانی اور مچھلی کی طرح ہے۔ دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔ اس حقیقت کو امام آخرالزمان حضرت مسیح موعودؑ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرسکتا ہے۔جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 45)

دعا کی عادت بچپن سے ڈالیں: حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

''مجھے ایک بات آپ سے کہنی ہے اور وہ یہ ہے کہ سننے والے اس وقت میرے سامنے کچھ بچے ہیں، کچھ جوان، کچھ ادھیڑ ہیں اور کچھ بوڑھے ہیں۔سب کو یہ بات سناتا ہوں کہ میرا بھی تجربہ ہے اور محبت اور بھلائی کی خاطر اور بہتری کی امید سے میں نے مناسب سمجھا کہ سنادوں۔

یادرکھو کہ ابتداء کی عادات لڑکپن اور جوانی کی بدعادتیں ایسی طبیعت ثانی بن جاتی ہیں کہ آخر ان کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔پس ابتداء میں دعا کی عادت ڈالو اور اس ہتھیار سے کام لو کہ کوئی بدعادت بچپن میں نہ پڑ جاوے۔بڑے بڈھے اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کریں اور لڑکے اور جوان اپنے واسطے آپ کریں کہ ابتدا میں عادات نیک ان کو نصیب ہوں۔بعض وقت دیکھا ہے کہ بڑے بڑے عباد، زہاد اور صلحاء کے ساتھ ساتھ وہ بچپن کی عادات چلی جاتی ہیں۔

دیکھو! جھوٹ بولنا، چوری کرنا، بدنظری کرنا، بے جا ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کرنا غرض کل عادتیں ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور دعا سے کام لینا چاہئے۔جوں جوں عمر پختہ ہوتی جاتی ہے توں توں بدعادات بھی راسخ ہوتی جاتی ہیں۔بعض اوقات دل میں ایک شیطانی وسوسہ آجاتا ہے کہ چلو جی جہاں اور اتنی نیکیاں ہیں ایک بدی بھی سہی۔خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ کہ یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔اس کے فریب میں مت آنا اور ابتدا ہی سے ان بدیوں کے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش اور سرتوڑ سعی کرتے رہنا چاہئے اور ان باتوں کے واسطے عمدہ علاج دعا، استغفار، لاحول اور الحمد شریف کا پڑھنا اور صحبت صالحین ہے''

(خطبات نور صفحہ 312-313)

یہ سب رمضان المبارک کی برکات ہیں: حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''رمضان المبارک کے بہت سے فوائد ہیں اور جیسا کہ ابھی آپ نے سنا ہے ایک بہت بڑا فائدہ ہے کہ خدا اپنے بندے کی پہلے سے زیادہ سنتا ہے اور اس کے بالکل قریب آجاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رمضان کی برکات بیان فرمائیں ان میں یہ مضمون بھی بڑا کھول کر بیان فرمایا کہ رمضان کے دنوں میں اللہ تعالیٰ قریب آجاتا ہے انسان کے۔اتنا قریب کہ اور کسی عبادت میں اتنا قریب نہیں آتا'' (خطبات طاہر جلد چہارم صفحہ 481)

دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ کی رحمتوں کے دروازے کھولنے کیلئے آیا ہے۔رمضان ہمارے لئے یہ پیغام لے کر آیا ہے کہ پہلے بھی خدا دعائیں سنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی تمہارے قریب آگیا ہے۔وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھک رہا

ہے۔دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں۔تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی۔کوئی ایسی آواز نہیں ہوگی جو تمہارے دل سے اٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو۔ (خطبات طاہر جلد دوم صفحہ 335)

اللہ تعالیٰ بہت دعائیں سننے والا ہے: ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اید ہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''......پس جو لوگ دلوں کی صفائی کے ساتھ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے چمٹے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے اس مضبوط کڑے سے چمٹے رہنے کے لئے دعائیں مانگتے رہیں گے تو ایسے لوگ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بہت دعائیں سننے والا ہے۔وہ ہمارے دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔وہ نیک نیتی سے کی گئی دعاؤں اور کوششوں کو ضائع نہیں کرے گا اور ہمارے دل بھی ایمان سے لبریز رہیں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعام سے فیضیاب بھی ہوتے رہیں گے۔ ہمارا ایمان بھی،ہم میں سے ہر ایک کا ایمان بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا اور معمولی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ہمارے نیک ہونے کی وجہ سے ہم میں بھی اور ہماری نسلوں میں بھی ایسا ایمان پیدا کرتا چلا جائے گا جس سے ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی لہلہاتی فصلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے'' (خطبات مسرور۔جلد 6 صفحہ 214)

میری دعائیں ساری کریو قبول باری میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
(درثمین اردو)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اور ہماری نسلیں دعائیں کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتا رہے اور ہمیں خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔آمین

نتائج

مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والی پہلی سہ ماہی مقابلہ مضمون نویسی بعنوان

''مجلس انصاراللہ کا مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں''

1۔ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب،دارالعلوم شرقی نور ربوہ۔ **اوّل**

2۔ مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب،واپڈا ٹاؤن لاہور۔ **دوم**

3۔ مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب،گلشن جامی،ربوہ۔ **سوم**

اللہ تعالیٰ مبارک کرے!

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

سایہ فگن ہے سر پر رمضان کا مہینہ

مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ

سایہ فگن ہے سر پر رمضان کا مہینہ
اُدھڑے ہیں جو بھی بخیے ، محنت سے ان کو سینا

رحمت کے خوان اٹھائے آئے اُتر فرشتے
اور اِذنِ لُوٹ بھی ہے ،سو لُوٹ لو خزینہ

ساون ہے رحمتوں کا،بھادوں ہے برکتوں کا
بوچھاڑ میں نہا لو ، دھو لو دلوں کا کینہ

کنڈی لگا کے دیکھو ،جھولی بچھا کے دیکھو
آنسو بہا کے دیکھو ، ہر اشک ہے نگینہ

گو اور بھی مہینے ہر چند معتبر ہیں
ماہِ صیام لیکن انمول ہے دفینہ

قُربِ خدا کو پانا اِس ماہ میں سہل ہے
سادہ مثال سمجھو یہ لفٹ ، وہ ہیں زینہ

کھانے پہ زور کم ہو افطار اور سحر میں
دل میں انڈیل لینا قُرآن کا خزینہ

بھر نہ سکیں گے ہرگز ،برتن اگر ہیں اوندھے
سیدھا کرو دلوں کو ، کچھ سیکھ لو قرینہ

دنیا کی دولتوں کو ٹھوکر پہ بھی نہ رکھے
جس کو ہوا میسّر اک سجدہِ شبینہ

حکمِ خدا پہ جو بھی ہر آن سر جھکائے
مل کر رہے گا اس کو اک قالبِ سکینہ

کیا کیا نہ فیض پائے چمٹے جو ایک در سے
ہر سمت بھاگتا ہے یہ بندہِ کمینہ

اس نفس کو نکالو سینے کی مملکت سے
یہ ہے یہود خصلت اور پاک ہے مدینہ

قُربِ خدا کو پانا کچھ کھیل تو نہیں ہے
جلتا ہے اس دیے میں بس خون اور پسینہ

ماہِ صیام اگلا شائد نہ دیکھ پاؤں
دنیا سے دل غنی ہے کافی ہے اتنا جینا

اس راہ گذر میں عرؔشی مرنا ہی زندگی ہے
آسان تو نہیں ہے یہ جامِ وصل پینا

بسلسلہ تکمیل فیصلہ جات شوریٰ 2015ء

فیصلہ جات شوریٰ تجویز نمبر 2

از

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تجویز نمبر 2 بابت نماز باجماعت کا قیام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 13 فروری 2015ء میں ارشاد فرمایا کہ

''نماز باجماعت کی طرف عموماً توجہ نہیں ہے یا یہ بھی ہے کہ نمازیں جمع کرنے کی طرف بلاوجہ زیادہ توجہ ہوگئی ہے۔ باوجود توجہ دلانے کے بار بار کی تلقین کے باجماعت نماز کے لئے ایک بڑی تعداد کو ذوق وشوق نہیں ہے گویا یہ ایک قومی بیماری بن رہی ہے اس لئے اس کے شدت سے علاج کی بہت زیادہ ضرورت ہے من حیث القوم (بیوت الذکر) میں جا کر نماز نہ پڑھنے یا نمازیں جمع کرنے کا نقص مزید بڑھنے کا خطرہ اور امکان اس وقت بڑھ جاتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بچوں کے ذہنوں میں اس کی اہمیت کم ہوتی جارہی ہے......پس اس بارے میں ہر جگہ غور اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے نہیں تو اگلی نسل میں یہ قومی بدی بن جائے گی۔اپنے ماحول پر نظر ڈال کر جیسا کہ میں نے کہا ہمیں وسیع تر منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے''

اس بارہ میں مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں۔

سفارشات

قیام نماز کے بارہ میں اس سے قبل مجلس مشاورت 2000ء، 2003ء، 2007ء اور 2011ء میں تجاویز پیش ہوچکی ہیں۔

1۔ باربار نماز کے حوالے سے تجویز آرہی ہے۔نماز کا قیام صرف ایک سال کی کوشش کا نام نہیں بلکہ قرآنی حکم کے مطابق وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ:133) ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ کے تحت مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرتے چلے جانے کا نام ہے۔پس اس سال اس حوالے سے کوشش کی جائے کہ مستقل مزاجی کے ساتھ یہ کام کرنا ہے۔

2۔ قیام نماز کا آغاز گھر کے یونٹ سے کرنا چاہئے کیونکہ اوّلین ذمہ داری والدین کی ہے۔والدین خود نماز قائم کریں اور اپنی اولاد کو نماز باجماعت کا عادی بنائیں۔حضرت اسماعیلؑ کے حوالہ سے قرآن میں ہے کہ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا (مریم 56:) اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا

تھااوراپنے ربّ کے حضور بہت ہی پسندیدہ تھا۔

3۔ ذیلی تنظیمیں بھی قیام نماز کی طرف خصوصی توجہ دیں ۔انصاراللہ اورخدام الاحمدیہ اوراطفال الاحمدیہ اپنی تنظیم کے ممبران کونماز کا عادی بنائیں اور لجنہ اماءاللہ خواتین کونماز کا عادی بنائے ۔نماز جمعہ میں حاضری بڑھانے کے لئے خصوصی کوشش کی جائے اورکوئی ایسا احمدی نہ رہے جونماز جمعہ کی ادائیگی میں سُست ہو۔

4۔ اطفال الاحمدیہ میں سائقین کا نظام فعال بنایا جائے سائقین نماز کی حاضری بھی لگائیں اوراپنے حزب میں تمام بچوں کوتوجہ بھی دلاتے رہیں کہ نماز باجماعت ادا کرنی ہے ۔نیز اطفال الاحمدیہ کے حاضری نماز کے مقابلے کروائے جائیں ۔اور پوزیشن لینے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اورانعامات تقسیم کئے جائیں۔

5۔ جماعتی اخبارات ورسائل میں نماز کے بارہ میں مضامین مسلسل شائع ہوتے رہیں ۔ایم ٹی اے پر نماز کے بارہ میں درس اورتقاریر نشر ہوں ۔درسوں،تقاریراورخطبات کے ذریعہ نماز کی خوبیوں کواجاگر کیاجائے اوراس کے حسن سے آگاہ کیا جائے اور سمجھایا جائے کہ یہ کوئی چٹی نہیں بلکہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا ذریعہ ہے ۔نماز کے فوائد اور اہمیت کوبار بار بیان کرکےدلوں میں نماز کی محبت پیدا کی جائے ۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:”خوب سمجھ لوکہ عبادت بھی کوئی بوجھ اورٹیکس نہیں اِس میں بھی ایک لذّت اورسرور ہےاور یہ لذّت اورسرور دنیا کی تمام لذتوں اورتمام حظوظِ نفس سے بالاتر اوربالاتر ہے“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 26)

پس ہم نے صرف قیام نمازنہیں بلکہ لذت اورحظ والی نماز قائم کرنی ہے۔

6۔ قیام نماز کے سلسلہ میں آیات قرآنیہ،احادیث نبویہ اورارشادات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اورخلفائے سلسلہ کے ارشادات احباب جماعت کومہیا کئے جائیں ۔مسلسل یاددہانی کے لئے کیلنڈراورچارٹ وغیرہ بھی شائع کئے جائیں۔یہ کام مرکز کی نگرانی میں ہو۔

7۔ وعظ ونصیحت،تقاریراورمضامین میں نماز میں لذت اورسرور حاصل کرنے کے طریق بیان کئے جائیں۔نماز کے مسائل کے بارہ میں سوال وجواب کی مجالس اورکلاسز ہوں۔جن سے نماز کے مسائل کے بارہ میں احباب جماعت کوآگاہی ہو۔اسی طرح گھروں میں والدین، بزرگوں کی عبادات کے واقعات سنائیں۔نماز سادہ اورباترجمہ سیکھنے کی طرف خاص توجہ دی جائے اورہر ذیلی تنظیم اپنے ممبران کونماز سادہ اورپھر نماز باترجمہ سکھانے کا اہتمام کرے۔نظارت اصلاح وارشاد نماز باترجمہ شائع کرواکے احباب جماعت کومہیا کرے۔

8۔ بچوں کونماز سکھانے کے لئے سی ڈی موجود ہے جس کوکمپیوٹر میں انسٹال **install** کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح صدرانجمن کی ویب سائٹ(**www.saapk.org/urdu/namaz**)پر نماز کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ سیکھنے کا پروگرام موجود ہے اس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

9۔ حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ''اسلامی نماز'' کو عام کیا جائے۔اس میں حضور نے وضو سے لے کر سلام تک ساری نماز اور اس کا طریق بیان کیا ہے۔

10۔ بیوت الذکر کا ظاہری ماحول ہمیشہ آرام دہ اور پُرسکون ہونا چاہئے۔اس لئے حسب حالات بیوت میں انتظامات کئے جائیں۔خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ(اعراف 32:) کے مطابق بیوت الذکر کی صفائی کا بھی اہتمام ہونا چاہئے اور لوگوں کو بھی تلقین کرنی چاہئے کہ بیوت الذکر میں پاکیزگی کے اصول اپناتے ہوئے آئیں۔نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لئے اور جماعتی سینٹرز کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے کے لئے سنٹر کے ساتھ ایسے پروگرامز رکھے جائیں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔حضور انور نے فرمایا:(بیوت الذکر) میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔اِن ڈور کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔فرمایا آپ نصیحت تو کر سکتے ہیں لیکن سختی نہیں کر سکتے۔پس نصیحت کرتے چلے جائیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 21/اکتوبر 2005ء)

نوجوانوں کی دلچسپی کیلئے بیوت الذکر میں کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو حسب حالات اِنڈور گیمز، کمپیوٹر ٹریننگ، لائبریری اور ڈیجیٹل لائبریری وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

11۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ارشاد جس کی توثیق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے اس کے مطابق ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز کے بارہ میں ہو۔جس میں صرف نماز کے حوالے سے بات چیت کی جائے۔

12۔ اصلاحی کمیٹی قیام نماز کا بطور خاص جائزہ لے۔یہ کمیٹی حکمت اور محبت کے ساتھ نماز میں سُست افراد کو چُست بنانے کے لئے مساعی کرے اور ان کو نماز کے پابند افراد کے سپرد کرے۔ہر اجلاس میں سابقہ مساعی کا بھی جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔پھر اس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل بنایا جائے۔نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ میں ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا (بیت الذکر) میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں۔

جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔دیکھنا یہ ہے جو لوگ (بیت الذکر) نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔ان کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں۔حضور انور نے فرمایا ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچے اور پروگرام بنائے اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہئے ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیملیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 21اکتوبر 2005ء)

13۔ قیام نماز کے لئے بیوت الذکر کا قیام بہت ضروری ہے جہاں چند احمدی گھرانے ہوں وہاں نماز سینٹر قائم ہو اور

بیت الذکر کے لئے کوشش شروع کر دی جائے ۔ جہاں یہ انتظام نہ ہو وہاں گھروں پر نماز سینٹر بنائے جائیں۔

14۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سننے اور سنوانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور ہر احمدی کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے جوڑ دیا جائے۔

15۔ نماز کے بارے میں ایک کتاب شائع کی جائے جس میں نماز کے حوالے سے تمام باتیں درج کی جائیں۔اس کی اہمیت، مسائل اور طریق کا بیان ہو۔نیز مختصر فولڈر بھی شائع ہوں۔نظارت اصلاح وارشاد اس کی اشاعت کا اہتمام کرے۔

16۔ مندرجہ ذیل دعائیں زبانی یاد کروائی جائیں جن میں قیام نماز اور نماز میں لذّت کا ذکر ہے ۔رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم:**41**) اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنیوالا بنا اور میری نسلوں کو بھی ۔اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا سکھلائی ہے۔اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

"اے خدائے تعالیٰ قادر وذوالجلال میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہوسکتا تو اپنے فضل وکرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے" (فتاویٰ مسیح موعود صفحہ **37**)

بے ذوقی کی نماز میں ذوق پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دعا سکھلائی کہ

"اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی" (ملفوظات جلد دوم صفحہ **616**)

17۔ چند آیات لوگوں کو یاد کروائی جائیں جن میں نماز کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت:**46**) اور نماز کو قائم کر۔یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء:**104**) یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررہ

کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (طٰہٰ:15) اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا (طٰہٰ:133) اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ (المومنون:3) وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ (المومنون:10) اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی (البقرہ:239) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی۔اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ دَآئِمُوْنَ (المعارج:24) وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔حدیث: قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

18۔ بلا وجہ نمازیں جمع کرنے کے رجحان کو ختم کیا جائے۔اس بارہ میں خطبات جمعہ، دروس و تقاریر اور مضامین میں وضاحت کی جائے کہ نماز جمع کرنے کی کب اجازت ہے۔بلا جواز نماز جمع کرنا درست نہیں۔تمام بیوت الذکر اور نماز سنٹرز پر اس کا خاص اہتمام کیا جائے۔اسی طرح اکیلے نماز ادا کرنے کی بجائے نماز باجماعت کا التزام کیا جائے۔اگر مجبوری ہو، جنگل میں اکیلا ہو تو تکبیر کہہ کر نماز پڑھ لے۔اس کے علاوہ ہر صورت نماز باجماعت ہی ادا کرنی چاہئے۔

فیصلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”اللہ تعالیٰ سب کو مسلسل عمل کرنے اور کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین“

ایک اچھا محاورہ

(حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب مرحوم)

عربی حروف تہجی میں ”ح“ اور ”ہ“ دو الگ الگ حروف ہیں۔لیکن چونکہ ان کا تلفظ اہل ہند بالخصوص اہل پنجاب کی زبان پر یکساں ہوتا ہے۔اس لئے املاء کرتے وقت عموماً لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ کونسی ”ح“ مراد ہے۔جواب میں کہا جاتا ہے۔بڑی یا چھوٹی اور حیدر آبادی یا لاہوری۔یہ دونوں محاورے درست ہیں مگر میری تجویز ہے کہ احمدی احباب آئندہ ایک تیسرا محاورہ استعمال کیا کریں اور اسے بکثرت رواج دیں۔جو یہ ہے کہ پوچھنے والے کو بتایا جائے کہ مسیح والی ”ح“ یا مہدی والی۔مثلاً کوئی شخص پوچھے کہ حوصلہ میں کونسی ”ح“ ہے تو کہو کہ مسیح والی۔اسی طرح اگر سوال ہو کہ ہمت کس ”ہ“ سے ہے تو کہو مہدی والی سے۔غرض بجائے بڑی چھوٹی یا حیدر آبادی لاہوری کے مسیح اور مہدی کے الفاظ کو مثال بنالو۔اس سے غرض بھی پوری ہو جائے گی اور ان الفاظ کے چرچا دینے سے امت (۔) میں ان الفاظ کی اہمیت اور شہرت بھی پیدا ہوگی اور روز و شب بچوں کو خیال رہے گا کہ یہ الفاظ بھی حقیقت آمدہا حقیقت منتظر ہیں۔امید ہے کہ احباب اس کا خیال رکھیں گے کہ محاورات استعمال سے ہی رائج ہو جایا کرتے ہیں۔ (الفضل قادیان 31/اگست 1933ء)

ارشادات برائے انصاراللہ صف دوم

مکرم مرزا فضل احمد صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے انصاراللہ صف دوم کے قیام کے وقت فرمایا:

''میں انصاراللہ کی دو صفیں مقرر کرتا ہوں ۔اُن کی صفِ اول تو بزرگوں کی صف ہے......لیکن انصاراللہ کی ایک صف دوم ہوگی جس کی عمر چالیس سے پچپن سال کی ہوگی ۔صدر مجلس انصاراللہ کے ساتھ ایک نائب صدر مجلس انصاراللہ ہوگا......وہ ان کاموں میں بھی جن کا بظاہر زیادہ تعلق خدام الاحمدیہ کی عمر کے ساتھ ہے۔انصاراللہ کو پیچھے نہ رہنے دے اور اپنی انتہائی کوشش کرے''

نیز فرمایا: ''پھر ایک وقت میں یہ درست ہے کہ انسان اپنی عمر کے لحاظ سے قانونِ قدرت کے مطابق بعض کام نہیں کرسکتا۔قانونِ قدرت اور خدا تعالیٰ کی حکمتوں سے نہ ہم نے جنگ کرنی ہے نہ ہم ایسا سوچ سکتے ہیں ۔لیکن جب تک ہم انصار میں آنے کے بعد بھی اس قسم کے کام کرسکتے ہیں اُس وقت تک ہمیں کرنے چاہئیں ۔چونکہ کوئی کمزوری بھی کسی جہت اور پہلو سے ہم برداشت نہیں کرسکتے ......''

سائیکل کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ سے دعائیں کرکے اور خدا کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ احباب جماعت احمدیہ کی عمروں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے۔اِس کے لئے سائیکل سواری بڑی ضروری ہے۔میرا تو دل کرتا ہے اور میں اپنی اِس خواہش کا اظہار بھی کرتا رہتا ہوں کہ اِس وقت ایک لاکھ احمدی کے پاس سائیکل ہونا چاہئے تا کہ سائیکل کی ورزش سے ہماری صحت قائم رہے اور عمروں میں زیادتی ہو''

اپنا عملی نمونہ پیش کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا:

''اگر ہم نے نوعِ انسانی کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کی جھلکیاں اُن تک پہنچنا چاہئیں ۔اور اس کی لذت اُن کو ملنی چاہئے تب وہ آئیں گے ورنہ اُن کو کیا دلچسپی ۔وہ کچھ جانتے ہی نہیں نہ (دینِ حق) کا اُن کو پتہ نہ خدا تعالیٰ کا پتہ نہ اُس کی صفات کی خبر نہ (دینِ حق) کے حُسن کا پتہ نہ اُس کے نور کی چمک انہوں نے دیکھی ۔نہ اُس کے فائدوں سے واقفیت حاصل کی ۔نہ قرآن کریم کی تعلیم کی حکمتیں سیکھیں تو پھر تو وہ دُور رہیں گے ۔یہ چیزیں ان تک پہنچانا ہمارا کام ہے'' (سبیل الرشاد جلد 2 صفحہ 268)

ارشادات برائے وصیت:

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام موصیان کو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو

گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا'' (الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بابت وصایا:

''نیشنل عاملہ سے لے کر نچلی سطح تک، جو بھی عاملہ ہے اس کے لیول تک، ہر عاملہ کا ممبر اس نظام میں شامل ہو۔تبھی وہ تلقین کرنے کے قابل بھی ہوگا'' (الفضل انٹرنیشنل 31؍دسمبر 2004ء تا 6؍جنوری 2005ء)

نیز فرمایا کہ ''سو فیصد جماعتی عہدیداران اِس نظام میں شامل ہوں، چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں''

(خطباتِ مسرور جلد 4 ص 195)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وصیت کی تاکید اور کم از کم ٹارگٹ مقرر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ سو سال ہوجائیں گے تو دُنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سَو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی ......اس لئے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ صف دوم جو ہے اور لجنہ اماءاللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔کیونکہ ستر پچھتر سال کی عمر میں پہنچ کر جب قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہوں تو اُس وقت تو بچا کھچا ہی ہے جو پیش کیا جاتا ہے......پس غور کریں، فکر کریں۔جو ستیاں کوتاہیاں ہو چکی ہیں اُن پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اِس نظامِ وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے'' آمین

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ UK یکم اگست 2004ء بحوالہ نظامِ وصیت صفحہ 200-203)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہاں کا ہر احمدی موصی ہو اور تقویٰ پر قدم مارنے والا ہو۔یہ ایسا بابرکت نظام ہے جو دلوں کو پاک کرنے والا نظام ہے۔اِس میں شامل ہو کے انسان اپنے اندر تبدیلیاں محسوس کرتا ہے''

(خطباتِ مسرور جلد 4 ص 195)

ہدایات برائے شعبہ صف دوم انصاراللہ پاکستان

مندرجہ بالا ارشادات اور سکیم کو سامنے رکھ کر درج ذیل لائحہ عمل کو اختیار کریں:

(1) انصاراللہ صفِ دوم کو چاہئے کہ وہ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی تربیت کے لئے ان تمام پروگراموں میں اسی طرح

حصہ لیتے رہیں جس طرح کہ وہ خدام الاحمدیہ میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور ان سب کاموں میں اپنا فعال کردار ادا کریں اور اس کی ماہانہ رپورٹ مرکز بھجواتے رہیں۔ سائیکل سفر کے بنیادی مقاصد (صحت، رابطہ، خدمت خلق، دعوت الی اللہ) کے حصول کیلئے ہرممکن کوشش کریں۔ اور ان مقاصد کے حصول کیلئے دیگر میسر ذرائع (سواریوں) سے بھی بھرپور کوشش کی جائے،

(2) انصاراللہ صفِ دوم اپنی صحت کو برقرار رکھنے اور مزید ہمت و برداشت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ روزانہ صبح کی سیر کو اپنا لازمی معمول بنائیں تا ان کی صحت برقرار رہے اور ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں میں کسی قسم کی کمی نہ آنے پائے۔

(3) حضورؓ کی خواہش کے احترام میں انصاراللہ صفِ دوم کثرت سے سائیکل استعمال میں لائیں اور اس کے ذریعہ خداتعالیٰ سے دعائیں کرکے اور اس کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق اپنی صحت اور عمروں میں اضافہ کی کوشش کریں۔

(4) سائیکل کے استعمال کا سب سے بڑا مصرف جماعتی کام میں حضورؓ کے ارشاد کے مطابق یہ ہے کہ انصاراللہ صفِ دوم خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں قریبی گاؤں، شہر یا قصبہ میں وفود کی شکل میں جائیں اور ان کے متعلق تمام معلومات سے آگاہی حاصل کریں اور ان کے حالات کی مکمل رپورٹ مرکز بھجوائیں۔ اس طرح نہ صرف ان کی صحت برقرار رہے گی بلکہ مزید یہ کہ اس کے پیچھے اصل مقاصد صحت، رابطہ، خدمتِ خلق اور دعوت الی اللہ کو بھی فروغ دیا جائے گا۔

(5) تمام قریبی گاؤں، شہر اور قصبہ میں سائیکل وفود بھیجے جائیں اور ان کی تمام بنیادی ضروریات اور مشکلات سے آگاہی حاصل کی جائے اور ان کو دور کرنے کی بھرپور سعی کی جائے اور جو اُن کے لئے کیا جاسکے اور جو نہ کیا جاسکے اس کی مکمل رپورٹ مرکز بھجوائی جائے تا اس کا انتظام کیا جاسکے۔ نیز اردگرد کے حالات سے باخبر رہیں اور ہر قسم کے غیرمعمولی واقعہ کے رونما ہونے کی صورت میں مرکز کو بھی ضرور مطلع کریں۔

(6) آنحضرت ﷺ کی تقلید میں ہر جگہ عملی نمونہ پیش کیا جائے اور لوگوں کی تکالیف دور کرنے اور بنیادی ضروریات کو سنتِ نبویؐ کے تحت پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ مثلاً ان لوگوں کے کھانے پینے، پہننے، علاج معالجہ اور دیگر ضروریات سے آگاہی حاصل کی جائے اور اس سلسلہ میں ان کی ہرممکن مدد کی جائے اور اس کی تمام رپورٹ مرکز بھجوائی جائے اور لوگوں کو مرکز کی طرف بلایا جائے یا بھجوایا جائے تا ان کی مشکلات میں ہرممکن مدد ہوسکے۔ ہر ناصر ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر بغرض شکرانہ خصوصی طور پر ان خدمات کو بجالائے اور اس عملی اور بہترین طریقہ سے دعوت الی اللہ کو فروغ دے۔

(7) خدمت خلق کے تمام ممکنہ ذرائع استعمال کئے جائیں۔ قریبی گاؤں، قصبہ یا شہر میں حالات کے مطابق عملی نمونہ پیش کرکے تعلقات استوار کئے جائیں اور ان کو صحیح دینی تعلیمات سے روشناس کیا جائے۔ میڈیکل کیمپ، پکنک یا دیگر پروگراموں کے ذریعہ ان کی تکالیف کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں دین حق کی اصل تعلیم کی رغبت دلائی جائے اور ایسا عملی نمونہ پیش کیا جائے جو ان کی اخلاقیات پر گہرا اثر چھوڑ جائے۔ سائیکل وفود درج ذیل مقاصد کے لئے بھی رکھا جاسکتا ہے۔ سائیکل سفر برائے خدمتِ خلق، سائیکل سفر برائے میڈیکل کیمپ، سائیکل وفود برائے کوائف دیہہ، سائیکل سفر برائے شمولیت جماعتی پروگرامز، سائیکل سفر برائے پکنک وغیرہ مگر دعا کے ساتھ۔ ان تمام کاموں کے مقاصد وہی رہیں گے جو حضورؓ نے بیان فرمائے۔ پہاڑی علاقوں میں جہاں سائیکل چلانا ممکن نہ ہو وہاں صحت کیلئے ہائیکنگ وغیرہ بہتر متبادل ہے لہذا اسے بھی اختیار

کیا جائے اور تمام انصار ہر ماہ وفد کی صورت میں مختلف علاقوں میں افراد سے رابطہ مضبوط کریں اور خدمت خلق اور دعوت الی اللہ کو اپنا شعار بنائیں۔

(8) اس کے علاوہ انصاراللہ صفِ دوم پر ایک اور ذمہ داری ہے کہ نظام وصیت کو جماعت میں حتی الوسع ترقی دی جائے۔ اس کام کا آغاز مجلس عاملہ کے ممبران اور ان کے افراد خاندان سے کیا جائے۔ غیر موصی ممبران عاملہ اور ان کے افراد خاندان کو وصیت کروانے کی تحریک بھرپور طریقے سے کی جائے۔ رسالہ الوصیت اور نظام وصیت کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات احباب جماعت کو بار بار سنائے جائیں۔ اجلاسات میں اس بابرکت نظام کی طرف توجہ دلائی جائے۔ کوشش کی جائے کہ رسالہ الوصیت تمام احباب بار بار پڑھیں اور اس نظام میں شامل ہونے کی طرف توجہ دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام ممبران عاملہ بالخصوص وصیت کے اس بابرکت نظام میں شامل ہوں۔ انصاراللہ صف دوم ڈائمنڈ جوبلی کے سال کو بطور شکرانہ وصیت، خدمت خلق اور دعوت الی اللہ کے سال کے طور پر منائے۔ کوشش کی جائے کہ ہر ناصر اپنی وصیت اس سال بطور شکرانہ پیش کرے۔

(9) انصاراللہ صف دوم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ٹارگٹ کو پورا کرنے کی بھرپور سعی کرے اور تمام احباب جماعت کو اس نظام میں شمولیت کی تحریک کرے۔ اولاً مجلس کی تجدید کا 50% ٹارگٹ رکھ کر اس کے لئے کوشش کی جائے۔ اگر آپ کی مجلس کے پچاس فیصد انصار نظامِ وصیت میں شامل ہو چکے ہیں تو کوشش کریں کہ حضور انور کی خواہش کہ ''ہر احمدی موصی ہو'' کے مطابق سو فیصد انصار اِس بابرکت نظام میں شامل ہو جائیں۔ سائقین ڈائمنڈ جوبلی انصاراللہ کے موقع پر وصیت کا ہدف پورا کرکے نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ ہونے کا حق ادا کریں۔

(10) انصاراللہ صفِ دوم ہر سہ ماہی میں عشرہ نظام وصیت کا اہتمام کرے اور ہر فردِ جماعت کو وصیت کی مؤثر تحریک کرے۔ اپنے ٹارگٹ کو پورا کرنے کی بھرپور سعی کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی کوشش کرے کہ کوئی فرد جماعت اس نظام سے باہر نہ رہے۔ سائقین کے نظام کو فعال کرکے ہر دس افراد پر ایک سائق مقرر کیا جائے تا ہر فردِ جماعت تک رسائی و رابطہ سے وصیت کے نظام کو ترقی دینے میں فعال کردار ادا کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں ٹارگٹ پورا کرنے والی مجالس میں انعامات کا انتظام کیا جائے گا کیونکہ یہ بھی حوصلہ افزائی اور تحریک کا طریق ہے۔ ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر ہر مجلس ضلع اور علاقہ بطور شکرانہ اپنا ہدف لازماً پورا کرکے خدا تعالیٰ اور حضور انور ایدہ اللہ کی خوشنودی کے حق دار بنیں۔

(11) مجلس عاملہ کے علاوہ بالخصوص عہدیداران صف دوم، شعبہ تربیت، شعبہ اصلاح و ارشاد سے خصوصی اور بالعموم با اثر انصار کے تعاون سے بھرپور رنگ میں فائدہ اُٹھایا جائے نیز نائب زعماء و منتظمین صف دوم اپنی مجالس میں شمولیت نظام وصیت سے متعلق صف اول و صف دوم کے کام کے ذمہ دار ہوں گے۔ دورانِ سال ہر سہ ماہی میں ایک عشرہ برائے وصیت منایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس عشرہ کی رپورٹ بھی مرکز بھجوائی جائے اور اس میں ٹارگٹ کے حصول کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔ عشرہ نظام وصیت درج ذیل پروگرام کے تحت ہوگا۔

❁ **دوسرا عشرہ نظام وصیت:** 8 تا 17 / جون 2015ء
❁ **تیسرا عشرہ نظام وصیت:** 5 تا 14 / اکتوبر 2015ء

(12) اپنی مجلس کے انصار صف دوم کے درج ذیل کوائف برائے تجدید 2015ء متعلقہ تجدید فارم پر مرکز کو لازماً شعبہ تجدید

میں بھجوادیں۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، پتہ، موصی/غیر موصی، سائیکل چلانا جانتے ہیں یا نہیں؟ رکن کے پاس سائیکل ہے یا نہیں؟ روزانہ عموماً کتنا سائیکل چلاتے ہیں؟۔ تجدید کے انفرادی فارمز پر صف دوم کے انصار کے لئے علیحدہ کالم دیئے گئے ہیں۔ امسال صف دوم کے کوائف تجدید فارم پر ہی دیئے جائیں (یہ کام سال میں چونکہ ایک ہی مرتبہ کرنا ہوتا ہے لہٰذا اوّل وقت میں اسے مکمل کرلیا جائے۔)۔ نیز موصی انصار صف اول اور دوم کی فہرست تیار کر کے مرکز میں شعبہ صف دوم کو بھجوائی جائے تا ان کا ریکارڈ مرتب کیا جاسکے۔

(13) مندرجہ بالا امور کے بارہ میں اپنی مساعی کی رپورٹس ساتھ ساتھ مرکز ارسال کرتے رہیں۔ نیز مجلس کی ماہوار رپورٹ میں اپنی کارکردگی صحیح اور معیّن طور پر ضرور شامل فرمائیں۔

انصاراللہ کے 75 سال پورے ہونے پر سکیم انصاراللہ صف دوم برائے 2015ء

سکیم سائیکل سفر:

☆ انصاراللہ صف دوم تمام انصار کی صحت کو برقرار رکھنے اور مزید ہمت و برداشت پیدا کرنے نیز سیر کی عادت ڈالنے کی طرف خصوصی توجہ دے۔

☆ قریبی گاؤں، شہر و قصبہ میں وفود کی شکل میں جانے، ان سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے اور ان کے متعلق مکمل معلومات سے آگاہی کے لئے مناسب طریق اختیار کرے نیز اردگرد کے علاقوں میں تعلقات کو مضبوط اور مستقل بنایا جائے۔ اور کوائف فارم دیہہ پر اس کی مکمل رپورٹ مرکز بھجوائی جائے۔

☆ آنحضرت ﷺ کی تقلید میں عملی نمونہ پیش کرے اور لوگوں کی تکالیف اور ضروریات کو معلوم کرے اور انہیں دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرے مثلاً کھانے پینے، پہننے، علاج معالجہ اور دیگر بنیادی ضروریات میں لوگوں کی ہر ممکن مدد کرے اور ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر بغرض شکرانہ خصوصی طور پر ان خدمات کو بجالائے اور اس عملی اور بہترین طریقہ سے دعوت الی اللہ کو فروغ دے۔

☆ اردگرد کے حالات سے ہمیشہ باخبر رہا جائے اور اپنے اردگرد یا قریبی دیہات یا علاقہ میں کسی بھی قسم کا کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آئے تو اس کی اطلاع مرکز میں بہم پہنچائی جائے۔ اس مقصد کے لئے ہر ماہ ہر مجلس کم از کم ایک وفد ضرور بھجوائے۔ چاہے وہ وفد بذریعہ سائیکل ہو یا دیگر ذرائع یعنی موٹر سائیکل، کار یا بس وغیرہ سے ان مقاصد کے حصول کے لئے کام کرے۔

☆ خدمت خلق، میڈیکل کیمپ اور دیگر ذرائع سے نیکی کا نمونہ پیش کر کے لوگوں کو جماعت سے متعارف کرانے اور عملی نمونہ کے ذریعہ لوگوں کو حق کی طرف بلانے اور روشناس کرانے کے لئے ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر خصوصی کوشش کرے۔

☆ پہاڑی علاقوں میں جہاں سائیکل چلانا ممکن نہ ہو وہاں صحت کے لئے ہائیکنگ وغیرہ بہتر متبادل ہے لہٰذا اسے بھی اختیار کیا جائے اور ہر ماہ وفد کی صورت میں مختلف علاقوں میں افراد سے رابطہ مضبوط کرے اور خدمتِ خلق اور دعوت الی اللہ کو اپنا شعار بنائے۔

☆ دعوت الی اللہ کے لئے سائیکل کے علاوہ دیگر ذرائع پیدل، موٹر سائیکل، کار اور دیگر میسر سواری کے ذریعہ رابطہ کر کے رپورٹ بھجوائی جائے۔

☆ ناظمین اور زعماء ان مقاصد کے حصول کے لئے ڈائمنڈ جوبلی کے سال میں خصوصی نگرانی کے ساتھ لازم کریں کہ ہر مجلس

برائے صحت،خدمت خلق،اور دعوت الی اللہ ہر ماہ وفود ضرور بھجوائے اور اس کی مکمل رپورٹ مرکز بھجوائیں۔تمام مجالس اس امر کو لازمی قرار دیں کہ ہر ماہ کسی بھی ذریعہ سے ان مقاصد کے حصول کے لئے وفود ضرور بھجوائیں۔

سکیم وصیت:

☆ رسالہ الوصیت اور نظام وصیت کی اہمیت و برکات کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات احباب جماعت تک پہنچانے کا انتظام کرے نیز غیر موصی ممبران وعہدیداران کو فوری وصیت کی تلقین کرے اور اپنے خاندان کو بھی اس بابرکت نظام میں شامل کرے۔

☆ وصیت کے ٹارگٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرے اور اس سلسلہ میں سیمینار اور اجلاسات کا اہتمام کرے اور مربیان سلسلہ سے مدد لے کر زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو نظام وصیت میں شامل کرنے کے لئے سعی کرے۔ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر ہر مجلس،ضلع اور علاقہ بطور شکرانہ اپنا ہدف لازماً پورا کرکے خدا تعالیٰ اور حضور انور ایدہ اللہ کی خوشنودی کے حق دار بنیں۔

☆ ہر سہ ماہی میں عشرہ نظام وصیت کا اہتمام کیا جائے اور وصیت فارم کے پُر کرنے کے لئے احباب جماعت کو مؤثر تحریک و رہنمائی کی جائے۔ناظمین و زعماء عشرہ جات کو سو فیصد جماعتوں میں منانے اور عشرہ کی رپورٹ سو فیصد بھجوانے کے لئے خصوصی مساعی کریں۔

☆ مجالس میں نظام کو فعال کیا جائے اور اسے فعال اور مستعد بنا کر بشمول نظام وصیت تمام تحریکات پر عمل درآمد کیلئے سائقین کے نظام سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔سائقین کو فعال کرنا نہایت ضروری ہے۔سائقین ڈائمنڈ جوبلی انصاراللہ کے موقع پر وصیت کا ہدف پورا کرکے نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ ہونے کا حق ادا کریں۔

☆ انصاراللہ صف دوم ڈائمنڈ جوبلی کے سال کو بطور شکرانہ وصیت،خدمت خلق اور دعوت الی اللہ کے سال کے طور پر منائے۔کوشش کی جائے کہ ہر ناصر اپنی وصیت اس سال بطور شکرانہ پیش کرے۔

(ان تمام امور کی ماہانہ رپورٹ۔نئے مرتب شدہ رپورٹ فارم پر ہر ماہ کی 10 تاریخ تک بھجوائی جائے)

Friday Sermon

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک انگریز.....جو تقریباً باقاعدہ جمعے کے خطبہ سنتا ہے،اور شام کو دوبارہ ریکارڈنگ آتی ہے تو گھر والوں کو یا اس کی جب بیوی پوچھے تو کہتا ہے کہ میں فرائیڈے سرمن (Friday Sermon) سن رہا ہوں۔وہ عیسائی ہے اور باتوں کا اثر لیتا ہے......اس نے بعض خطبات کے مضمون بیان کئے کہ یہ بڑی اچھی وقت کی ضرورت ہے۔جو خطبات بھی آتے ہیں وہ صرف جماعت کے لئے وقت کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کیلئے وہ فائدہ مند ہو جاتے ہیں" (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 727،728)

(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

تلاوت قرآن پاک کا اجر

مکرم حافظ عبدالحی صاحب

علامہ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنی سنن الدارمی میں آنحضرت ﷺ کی روایات کی روشنی میں قرآن کریم کی تلاوت کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ جو یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

- مَنْ قَرَأَعَشَرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ
  جس نے ایک رات میں دس آیات پڑھیں اسے غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔
- مِنْ قَرَأَفِيْ لَيْلَةٍ خَمْسِيْنَ آيَةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ
  جس نے ایک رات میں پچاس آیات پڑھیں اسے غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔
- مِنْ قَرَأَخَمْسِيْنَ آيَةً فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الحَافِظِيْنَ
  جس نے ایک رات میں پچاس آیات پڑھیں اسے حافظوں میں لکھا جائے گا۔
- مِنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ
  جس نے ایک رات میں ایک صد آیات پڑھیں اسے اطاعت گزار عابدین میں شمار کیا جائے گا۔
- مَنْ قَرَأَبِمَا ئَتَيْ آيَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَا ئِزِيْنَ
  جس نے ایک رات میں دوسو آیات پڑھیں وہ کامیاب لوگوں میں لکھا گیا۔
- مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثَلاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ
  جس نے ایک رات میں تین سو آیات پڑھیں اس کے لئے ڈھیروں ڈھیر اجر لکھا گیا۔
- مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِيْرَاطُ مِنَ الْقِنْطَارِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا
  جس نے ایک رات میں ایک ہزار آیات کی تلاوت کی اس کے لئے ڈھیروں ڈھیر اجر لکھا جائے گا جو دنیا و ما فیھا سے بہتر ہوگا۔

(سنن الدارمی جزو ثانی صفحہ 463-469)

رپورٹ تیرھویں سالانہ علمی ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

منعقدہ 24۔25 اپریل 2015ء بروز جمعہ ہفتہ

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے 2000ء سے انصار کے مابین علمی مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا۔ اسی تسلسل میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ مجلس انصاراللہ پاکستان کو نہایت کامیابی کے ساتھ ڈائمنڈ جوبلی سال میں اپنی 13ویں سالانہ علمی ریلی 24,25 اپریل 2015ء کو ایوانِ ناصر میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

تیاری پروگرام: تیرہویں سالانہ علمی ریلی کے انعقاد کی تحریری اطلاع کے ساتھ شرکت کے لئے تمام اضلاع کو ایک محدود کوٹہ دیا گیا جس کے حصول کو ٹیلیفون کے ذریعہ تمام ناظمینِ اعلیٰ اضلاع سے کنفرم کیا گیا۔ ریلی کے پروگرام کو مناسب تعداد میں شائع کر کے حاضرین کو مہیا کیا گیا۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے ریلی کے کامیاب انعقاد کے لئے 19 منتظمین پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی بنائی جنہوں نے دو میٹنگز کر کے انتظامی پروگرام تشکیل دیا اور اپنی اپنی منظور شدہ سکیم کے مطابق اپنے نائبین و معاونین کے ساتھ اپنے شعبہ کے کام کو بااحسن سرانجام دیا۔ اس انتظام میں مہمانوں کے استقبال سے لیکر قیام و طعام اور مقابلہ جات سے گزر کر معزز مہمانوں کے الوداع تک کے مراحل شامل تھے۔ اس غرض کے لئے مختلف شعبہ جات کے عارضی دفاتر احاطہ دفاتر انصار اللہ پاکستان میں شامیانہ لگا کر بنائے گئے تھے تا کہ معزز مہمانوں کو رابطہ اور حصولِ معلومات میں آسانی رہے۔

انتظامیہ علمی ریلی: مکرم مظفر احمد درانی صاحب، منتظم اعلیٰ۔ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب، منتظم استقبال و الوداع۔ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب، منتظم رابطہ، روشنی و ٹرانسپورٹ۔ مکرم محمد محمود طاہر صاحب، منتظم مقابلہ جات۔ مکرم مشہود احمد صاحب، منتظم رجسٹریشن۔ مکرم لئیق احمد عابد صاحب، منتظم تیاری ہال و سٹیج و مہمان نوازی۔ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب، منتظم نظم و ضبط بیرون (سکیورٹی، پارکنگ)۔ مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب، منتظم نظم و ضبط اندرون۔ مکرم مرزا فضل احمد صاحب، منتظم رہائش۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب، منتظم تربیت۔ مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب، منتظم صفائی و آب رسانی۔ مکرم امین الرحمٰن صاحب، منتظم طعام و تزئین بیرون۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، منتظم طبی امداد۔ مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب، منتظم سمعی و بصری/فوٹوگرافی۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب، منتظم انعامات و اشاعت۔ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب، منتظم وائنڈ اپ۔ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب، منتظم نمائش ڈائمنڈ جوبلی۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب، منتظم تزئین اندرون۔ انتظامات کی جنرل نگرانی کے لئے محترم صدر مجلس نے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل کو نگران اعلیٰ مقرر فرمایا۔ جبکہ مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب صدر کے سپرد طعام اور نظم و ضبط اندرون و بیرون کی جنرل نگرانی کی گئی تھی۔

افتتاحی تقریب: علمی ریلی کے شرکاء کی اکثریت ایک دن قبل جمعرات کو ہی پہنچ گئی تھی تا کہ صبح کے پروگرام اور مقابلہ جات میں

شامل ہو سکیں۔چنانچہ مورخہ 24 اپریل بروز جمعہ صبح آٹھ بجے اس سلسلہ میں افتتاحی تقریب ایوان ناصر میں منعقد کی گئی۔تلاوت، عہد اور منظوم کلام کے بعد خاکسار مظفر احمد درانی منتظم اعلیٰ و قائد تعلیم نے رپورٹ پیش کی جس میں علمی ریلی کی تاریخ، تعارف اور پروگرام کا ذکر کیا۔بعد ازاں صدر مجلس مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔اپنے خطاب میں محترم صدر مجلس نے حصول علم کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے مختصر اً قرآن و حدیث، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ و خلفاء سلسلہ کے علاوہ خطبات و خطابات امام کے سننے اور سنانے کی طرف توجہ دلائی تا ہر ناصر کے علم کا معیار ایسا ہو کہ مخالفین کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دے سکے اور اولاد کی تربیت کی ذمہ داری احسن طریق سے ادا کر سکے۔

افتتاحی اجلاس کے معاً بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہو گیا جو ضروری وقفوں کے ساتھ دو دن جاری رہے۔امسال منعقد ہونے والے علمی مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت، حفظ قرآن، تحریری پرچہ ترجمۃ القرآن، پرچہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود، نظم خوانی، دینی معلومات، فی البدیہہ تقریر، بیت بازی، تقریر معیار خاص شامل تھے۔تمام مقابلہ جات میں ہر ضلع سے منتخب انصار نے شرکت کی۔البتہ مقابلہ دینی معلومات اور بیت بازی میں ہر ضلع سے 2,2 انصار کی ٹیموں نے حصہ لیا اور مقابلہ تقریر معیار خاص میں ہر علاقہ سے ایک ایک نمائندہ نے شرکت کی جنہوں نے انصاراللہ کی 75 سالہ تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔تاہم ترجمۃ القرآن اور مطالعہ کتب کے پرچہ جات میں زیادہ سے زیادہ انصار کو شامل ہونے کی اجازت تھی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مقابلوں کا معیار بہت عمدہ رہا۔مثلاً تحریری پرچہ ترجمۃ القرآن میں اول آنے والے مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب نے 98/100 نمبر حاصل کئے۔نیز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود میں مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کراچی نے 95/100 نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی۔مقابلہ پرچہ ترجمۃ القرآن میں سب سے زیادہ انصار نے حصہ لیا جن کی تعداد 107 تھی۔اس سے انصار کے دل میں کلام اللہ کی لگن اور اس کی محبت کا پتہ چلتا ہے۔

اختتامی تقریب: 25 / اپریل 2015ء بروز ہفتہ دوپہر قریباً 12:30 بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔تلاوت اور منظوم کلام کے بعد خاکسار مظفر احمد درانی نے ریلی کی رپورٹ پیش کی جس میں اعداد و شمار اور مہمانان و منتظمین کا شکریہ ادا کیا گیا۔اس کے بعد مہمانِ خصوصی نے اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب کے بعد دعا کرائی۔نماز ظہر و عصر کے بعد سب حاضرین اور مدعووین کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔انعامات میں خصوصی ڈائمنڈ جوبلی کے پیش نظر خاص طور پر تیار کردہ شیلڈز، سندات امتیاز اور سلسلہ احمدیہ کی قیمتی کتب شامل تھیں۔امسال علمی مقابلہ جات میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے بہترین ناصر مکرم محمد امداداللہ خان صاحب وہاڑی اور مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب ربوہ رہے اور بہترین ضلع ربوہ قرار پایا۔پہلے روز تمام حاضرین نے بڑی اسکرین پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔پروگرام ریلی کی تمام کارروائی کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعہ زیریں ہال ایوان ناصر میں بھی دکھائی جاتی رہی کیونکہ شرکاء کی تعداد کے لحاظ سے دونوں ہالوں کی تیاری کی گئی تھی۔ہر دو روز صبح نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے پروگرام کا آغاز ہوتا رہا۔بعد نماز فجر دونوں بڑی قیام گاہوں کی مناسبت سے ایوان محمود اور سرائے مسرور میں خصوصی درس کا اہتمام بھی کیا گیا۔مہمانوں کی رہائش دارالضیافت، مجلس انصاراللہ اور مجلس

خدام الاحمدیہ کے گیسٹ ہاؤسز، اور سرائے مسرور میں کیا گیا تھا۔ جبکہ شرکاء کے لئے کھانے کا انتظام دفتر جلسہ سالانہ کے سبزہ زار میں کیا گیا۔ شرکاءِ ریلی نے بڑے شوق سے ڈائمنڈ جوبلی نمائش کو بھی دیکھا جس کا اس خصوصی سال میں اہتمام کیا گیا ہے۔ زائرین نے رجسٹر پر اپنے تأثرات وتجاویز بھی درج کیں۔

حاضری: مرکزی منظوری اور اضلاع کو دیئے گئے کوٹہ کے عین مطابق امسال علمی ریلی میں 16 علاقہ جات کے 53 اضلاع کی 235 مجالس سے 453 انصار نے شرکت کی توفیق پائی۔ جبکہ گزشتہ سال 44 اضلاع سے 185 انصار شامل ہوئے تھے۔ جن کی خدمت اور سہولیات کی فراہمی کے لئے 20 شعبہ جات کے 200 کے قریب منتظمین ومعاونین ہمہ وقت دستیاب تھے۔ ریلی کے کامیاب اختتام پر مہمانانِ کرام خوشی خوشی ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے اور گلے ملتے ہوئے اپنے اپنے علاقوں کو لوٹے۔

تفصیل انعامات: مقابلہ تلاوت: اول: مکرم محمد امداد اللہ صاحب دوکوٹہ ضلع وہاڑی دوم: مکرم محمد اقبال مجوکہ صاحب جوہر آباد ضلع خوشاب۔ سوم: مکرم سلطان محمد صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ حوصلہ افزائی: مکرم قاسم الدین بھٹی صاحب دارالعلوم جنوبی احد ربوہ **مقابلہ حفظ قرآن:** اول: مکرم محمد امداد اللہ صاحب دوکوٹہ ضلع وہاڑی دوم: مکرم شیخ نعیم احمد صاحب پنجاب سوسائٹی لاہور سوم: مکرم قمر احمد طاہر صاحب پاکستان چپ بورڈ جہلم۔ حوصلہ افزائی: مکرم مرزا محمود احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ **مقابلہ پرچہ ترجمۃ القرآن:** اول: مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب دارالصدر شرقی طاہر ربوہ (حاصل کردہ نمبر 98) دوم: مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ (نمبر 97) سوم: مکرم نذیر احمد باجوہ صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ (نمبر 95.50) حوصلہ افزائی: مکرم رفیق احمد جچہ صاحب میر پور خاص (نمبر 93.50) حوصلہ افزائی: مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب ماڈل کالونی کراچی (نمبر 93.5) **مقابلہ پرچہ مطالعہ کتب:** اول: مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب ماڈل کالونی کراچی (نمبر 95) دوم: مکرم چوہدری محمد انور صاحب سیالکوٹ شہر سیالکوٹ (نمبر 86) سوم: مکرم محمد شاہد قریشی صاحب گلستان جوہر جنوبی کراچی (نمبر 85) حوصلہ افزائی: مکرم رشید احمد تنویر صاحب ربوہ (نمبر 84) **مقابلہ نظم:** اول: مکرم محمد کلیم احمد خان صاحب ربوہ دوم: مکرم اعجاز احمد صاحب راسخ شاہدرہ ٹاؤن لاہور دوم: مکرم ناصر احمد ہاشمی صاحب ربوہ سوم: مکرم کاشف عمران خالد صاحب ربوہ۔ حوصلہ افزائی: مکرم حمید احمد شاہد صاحب مارٹن روڈ کراچی **مقابلہ دینی معلومات:** اول ٹیم: مکرم اوصاف احمد صاحب ربوہ، مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب ربوہ۔ دوم ٹیم: مکرم عبدالوہاب منگلا صاحب لاہور، مکرم جہانگیر احمد صاحب لاہور سوم ٹیم: مکرم محمد شاہد قریشی صاحب کراچی، مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کراچی۔ حوصلہ افزائی: مکرم حافظ عبدالحمید صاحب اسلام آباد، مکرم محمد اشرف عامر صاحب اسلام آباد **مقابلہ بیت بازی:** اول ٹیم: مکرم فہیم احمد صاحب ربوہ، مکرم صلاح الدین صاحب ربوہ دوم ٹیم: مکرم وقار احمد صاحب لاہور، مکرم حافظ بشارت احمد صاحب لاہور سوم ٹیم: مکرم شاہد احمد قریشی صاحب کراچی، مکرم منور احمد خالد صاحب کراچی حوصلہ افزائی: مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اسلام آباد، مکرم خلیل احمد طاہر صاحب اسلام آباد **مقابلہ تقریر فی البدیہ:** اول: مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب ربوہ دوم: مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کراچی سوم: مکرم وسیم احمد بٹ صاحب لاہور حوصلہ افزائی: مکرم آفتاب احمد صاحب اسلام آباد **مقابلہ تقریر معیار خاص:** اول: مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کراچی دوم: مکرم عبدالقدیر قمر صاحب ربوہ سوم: مکرم وسیم احمد محمود بٹ صاحب لاہور حوصلہ افزائی: مکرم ملک غلام نبی صاحب ملتان

بہترین ناصر: 1۔مکرم محمد امداد اللہ صاحب دوکوٹہ ۔وہاڑی 2۔مکرم عبد المجیب شاہد صاحب مجلس ربوہ۔

بہترین ضلع: ربوہ۔

اس موقع پر **سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی** بعنوان **"خلافت خامسہ کے دس سال 2003 تا 2013ء"** کے بھی انعامات دیئے گئے ۔اس میں مکرم مجید احمد بشیر صاحب ناصر ڈیفنس ضلع لاہور،مکرم عبد السلام ارشد صاحب ناصر ڈیفنس ضلع لاہوراور مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب واپڈا ٹاؤن ضلع لاہور کو علی الترتیب اول، دوم اور سوم آنے پر مجلس مشاورت کے موقع پر انعامات دے دیئے گئے تھے ۔جبکہ درج ذیل اگلی دس پوزیشنیں لینے والوں کو ریلی کے موقع پر انعامات دیئے گئے ۔1۔مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب،ماڈل کالونی ۔کراچی 2۔مکرم محمد ایوب قمر صاحب،دارالیمن شرقی صادق ۔ربوہ 3۔مکرم چوہدری محمد افتخار احمد صاحب،دار الصدر شمالی ہدیٰ 4۔مکرم عبد الستار صاحب،نصیر آباد سلطان ۔ربوہ 5۔مکرم محمد حسین صاحب،کوارٹر تحریک جدید ۔ربوہ 6۔مکرم عزیز احمد صاحب ،ماڈل کالونی ۔کراچی 7۔مکرم بشیر احمد شاہد صاحب،گلشن حدید ۔کراچی 8۔مکرم راجہ سعید احمد صاحب، ماڈل کالونی ۔کراچی 9۔مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب،ماڈل کالونی کراچی 10۔مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید صاحب،فیصل ٹاؤن ۔لاہور۔سہ ماہی مقابلہ مضمون نویسی بعنوان **"مجلس انصاراللہ کے مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں"** مجلس انصاراللہ کے اس خاص ڈائمنڈ جوبلی سال کی ہر سہ ماہی کے لئے انصار کے مابین مقابلہ مضمون نویسی رکھا گیا ہے ۔پہلی سہ ماہی میں کل 60 مضامین موصول ہوئے جن میں درج ذیل پہلی تین پوزیشنیں لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے ۔1۔مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب، دارالعلوم شرقی نور ربوہ۔**اول** ۔مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب، واپڈا ٹاؤن ۔لاہور۔**دوم** ۔مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب،گلشن جامی ۔کراچی ۔**سوم**

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ میٹرک رایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کے لئے 19 سال ہے ۔جو نوجوان بطور واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں ان کو داخلہ کی تیاری کے لئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دینی چاہئے ۔

- پنجگانہ نماز با جماعت ۔
- روزانہ تلاوت قرآن کریم درست تلفظ کے ساتھ۔
- مطالعہ احادیث خصوصاً چہل احادیث، چالیس جواہر پارے ۔
- مطالعہ سیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ؐ
- مطالعہ کتب وملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔
- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ Live سننا اور ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے دیگر پروگرام ۔
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان اور خلفاء کے متعلق واقفیت ۔
- بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت،مجلس خدام الاحمدیہ کی شائع کردہ کتب دینی معلومات اور معلومات کا پوری توجہ سے مطالعہ
- مطالعہ روزنامہ الفضل خصوصاً پہلا صفحہ۔
- ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذھان کا مطالعہ۔
- ابتدائی عربی زبان سیکھنا،اردو سیکھنا اور اردو بول چال کی مشق،انگریزی زبان کو بہتر بنانا،کتب یا اخبارات میں سے کوئی حصہ بلند آواز سے پڑھنے کی مشق کرنا ۔
- اپنے وقف اور جامعہ میں داخلہ کیلئے روزانہ دعا کرنا ۔
- میٹرک کا رزلٹ آتے ہی رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی وکالت ہذا کو ارسال کریں ۔

(وکیل التعلیم)

مجالس انصاراللہ کی مساعی

قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

ریفریشر کورسز، میٹنگز، اجلاسات و اجتماعات

29مارچ مجلس بھاٹی گیٹ لاہور نے دو حلقوں میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا جن میں حاضری انصار 26، خدام 10 اور اطفال 8 رہی، داعیان کی تین کلاسز ہوئیں جن کی ٹوٹل حاضری 26 رہی، 138 انفرادی مذاکرے کروائے گئے۔

12/اپریل نظامت اعلیٰ ضلع لاہور کا مقالہ نویسی کیلئے راہنما میٹنگ منعقد ہوئی مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شرکت کی۔ حاضری 54 رہی۔

29/مارچ نظامت اعلیٰ علاقہ لاہور کے ریفریشر کورس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے شرکت کی۔ حاضری 34 رہی۔

15/مارچ حلقہ مرید کے اور رانگ منڈی ضلع شیخوپورہ کا ریفریشر کورس بیت المبارک مرید کے میں منعقد ہوا۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی۔ حاضری 42 رہی۔

15/مارچ نظامت اعلیٰ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ریفریشر کورس میں ضلعی عاملہ اور زعماء مجالس نے شرکت کی۔ مرکزی نمائندہ مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم نے ہدایات دیں۔ حاضری 34 رہی۔

28/مارچ وہاڑی شہر کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شرکت کی۔ حاضری 28 رہی۔ اسی طرح چک نمبر 216 کے اجلاس عاملہ مقامی میں بھی شرکت کی جس کی حاضری 13 تھی۔

29/مارچ کو حلقہ آنبہ ضلع شیخوپورہ کا ریفریشر کورس بیت الذکر آنبہ میں منعقد ہوا۔ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم مشہود احمد صاحب قائد تجنید نے شرکت کی۔ حاضری 29 رہی۔

29/مارچ نظامت اعلیٰ ضلع بہاولنگر کے عہدیداران کا ریفریشر کورس چک 166 مراد میں منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم نے ہدایات و نصائح فرمائیں۔ حاضری 85 رہی۔

29/مارچ نظامت اعلیٰ ضلع وہاڑی کا ریفریشر کورس چک 543 ای بی میں منعقد ہوا۔ ضلعی عاملہ اور زعما مجالس کو مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن اور مکرم قاضی طاہر اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ ملتان نے ہدایات دیں۔ حاضری 32 رہی۔

31/مارچ کو فیصل آباد شہر میں ضلعی عاملہ و نگران اور زعما اعلیٰ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شرکت کی۔ حاضری 33 رہی۔

3/اپریل حلقہ کوٹ عبدالمالک، حلقہ شہر، ارکان ضلعی عاملہ اور نگران حلقہ جات کا ریفریشر کورس شیخوپورہ شہر میں منعقد ہوا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی۔ حاضری 43 رہی

4۔5 اپریل نظامت اعلیٰ علاقہ اور ضلع سرگودہا کا ریفریشر کورس ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس میں علاقائی عہدیداران اور ضلعی مجلس عاملہ اور زعماء مجالس نے شرکت کی۔ مرکزی قائدین نے ہدایات دیں۔ حاضری 50 رہی۔

5اپریل نظامت اعلیٰ ضلع ساہیوال کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔ حاضری 80 رہی۔

5اپریل نظامت نظامت اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔ حاضری 60 رہی۔

8/اپریل نظامت اعلیٰ ضلع لاڑکانہ کے زیر اہتمام سابق ناظم اعلیٰ مکرم محمد سرور رابڑو صاحب کے اعزاز میں تقریب ہوئی جس میں زعماء، صدران، ضلعی عاملہ، امارت ضلع، مربیان کرام و معلمین کرام اور دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ تعداد 55 تھی۔

10/اپریل نظامت اعلیٰ ضلع اوکاڑہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن و

وقف عارضی اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم نے شرکت کی۔حاضری 108 رہی۔
12 اپریل سیالکوٹ شہر کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔حاضری 185 رہی۔
19 اپریل نظامت اعلیٰ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام خدام الاحمدیہ سے انصار اللہ میں شامل ہونے والے انصار کے اعزاز میں تقریب منعقد ہوئی جس میں حاضری 12 تھی۔
12 اپریل کومجلس ڈرگ کالونی کراچی کا اجلاس عام منعقد ہوا۔دو موضوعات پر لیکچر دیئے گئے۔حاضری 16 رہی۔
4-5 اپریل نظامت اعلیٰ ضلع سرگودھا کی مجلس عاملہ اور زعماء مجالس کا ریفریشر کورس ربوہ میں منعقد ہوا۔حاضری 50 رہی۔
13 اپریل مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام صدر شرقی اور غربی 12 جبکہ **20 اپریل** کو یمن بلاکس کے 8 حلقہ جات کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ منعقد ہوئے۔حاضری 173 رہی۔
19 اپریل نظامت اعلیٰ ضلع نارووال کا ریفریشر کورس بدوملہی میں مکرم مظفر احمد درانی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔حاضری 75 رہی۔

میڈیکل کیمپس وخدمت خلق (ایثار)

ماہ مارچ میں مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام 24 محلہ جات نے 24 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 1621 مریضوں کو ادویات دی گئیں،میڈیکل کیمپس کے علاوہ بھی 901 مریضوں کو ادویات دی گئیں،انگریزی ادویات کی دو اقساط مرکزی ڈسپنسری میں بھجوائی گئیں،امداد غرباء کی مد میں 163550 روپے کی رقم جمع کروائی گئی اور 8 عدد فارم وصیت عطیہ چشم پر کروائے گئے۔
ماہ مارچ میں مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات فیکٹری ایریا، دارالیمن شرقی صادق، دارالعلوم جنوبی احد، دارالبرکات، دارالصدر جنوبی، دارالنصر وسطی، دارالفضل شرقی اور دارالفتوح غربی نے ربوہ کے گردونواح میں 8 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا۔765 مریضوں نے استفادہ کیا۔
8 مارچ مجلس مقامی ربوہ کے حلقہ دارالیمن وسطی نے پہاڑی ایریا کچی آبادی ربوہ میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 29 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔
13 مارچ مجلس مقامی ربوہ کے محلہ فیکٹری ایریا سلام نے میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 80 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔
ماہ اپریل میں مجلس مقامی ربوہ کے **حلقہ دارالفتوح شرقی، دارالفتوح غربی اور دارالیمن شرقی صادق اور احمد نگر** نے ربوہ کے گردونواح میں 6 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 516 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔
ماہ مارچ نظامت اعلیٰ ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام چک 40 جنوبی اور چک 35 جنوبی میں میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں مجموعی طور پر 270 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔
ماہ مارچ میں نظامت اعلیٰ ضلع خوشاب کے زیر اہتمام سوڈی اور پیلووینس میں میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔جن میں مجموعی طور پر 900 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔
13 مارچ مجلس کریم نگر فیصل آباد نے چک 202 رب میں میڈیکل کیمپ لگا کر 70 مریضوں کو ادویات دیں۔نئے 16 سوٹ ضرورتمندوں کو دیئے،7 غریب خاندانوں کو ایک ایک ماہ کا راشن اور 30 مستحقین کو 18000 روپے کی مالی مدد دی۔
8 مارچ نظامت اعلیٰ گوجرانوالہ نے **مجلس گوجرانوالہ غربی** کے اشتراک سے گرمولہ ورکاں میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 250 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔
15 مارچ نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد نے میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 120 مریضوں کو ادویات دی گئیں جبکہ 8 کلینکس پر 150 مریضوں کو بھی ادویات دی گئیں۔مجلس کولوتا رڑ نے 2 من گندم چھ افراد کو بطور امداد دی۔
ماہ مارچ میں مجلس ماڈل کالونی کراچی نے چار میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 1624 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔
29 مارچ مجلس گلشن جامی کراچی کے تحت ہونے والے وقار عمل میں 46 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ مارچ میں نظامت اعلیٰ ضلع عمرکوٹ نے 235 مریضوں کی مزاج پرسی اور 80 من گندم، 35 کپڑوں کے جوڑے اور مبلغ 22000 روپے نقد غرباء و مستحقین میں تقسیم کئے۔

ماہ مارچ میں مجلس دہلی گیٹ لاہور نے نلکا کی مد میں 36000 روپے کی رقم مرکز میں جمع کروائی، 35 مسکینوں کو کھانا کھلایا گیا، دو گھرانوں کو علاج معالجہ کیلئے 2500 روپے کی مدد کی گئی اور ایک طالبعلم کی کفالت کی گئی۔

ماہ مارچ میں مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور نے میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 175 مریضوں کو ادویات دیں، مستحقین کو 6 سوٹ دیئے، غرباء کو 84900 روپے کی مالی مدد دی، 55 مریضوں کی عیادت کی، 426 غریبوں کو کھانا کھلایا۔

15/مارچ مجلس گلشن پارک لاہور کے تحت میڈیکل کیمپ میں 33 مریضوں کو ادویات دی گئیں میڈیکل کیمپ کے علاوہ بھی 26 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

29 مارچ مجلس بھاٹی گیٹ لاہور نے غرباء و مستحقین ورا ادویات وغیرہ کے اخراجات کے لئے مبلغ 13000 روپے دیئے۔

ماہ اپریل نظامت اعلیٰ ضلع لاہور نے ایک قیدی کی رہائی کروائی جو رقم جرمانہ ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے قید تھا۔

19 اپریل کو نظامت اعلیٰ ضلع لاہور کے 30 نصار نے ابسلسلہ ڈائمنڈ جوبلی 30 بوتلیں خون کی عطیہ دیا۔

19 اپریل کو نظامت اعلیٰ ضلع کراچی کے 41 انصار، 11 خدام اور 4 غیر از جماعت نے بسلسلہ ڈائمنڈ جوبلی 56 بوتلیں خون کی دیں۔

27/اپریل نظامت اعلیٰ ضلع منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام مجلس مرالہ میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا، 251 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

وقار عمل

14/فروری مجلس مغل آباد راولپنڈی نے بیت الذکر کی صفائی کی گئی۔ وقار عمل تین گھنٹے جاری رہا۔ وقار عمل میں 20 نے حصہ لیا۔

15/ مارچ مجلس ماڈل کالونی کراچی اور مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام ہونے والے اجتماعی وقار عمل میں بالترتیب 27، 14 انصار نے حصہ لیا۔

29/مارچ کو مجلس ڈرگ کالونی اور مجلس گڈاپ دیجری کراچی نے وقار عمل کیا جس میں بالترتیب 31، 26 انصار نے حصہ لیا۔

13/مارچ مجلس مقامی ربوہ کے محلہ دارالیمن شرقی صادق، دارالفتوح غربی، دارالبرکات اور نصر بلاک کے 266 انصار نے وقار عمل کیا جس میں محلہ کی بیت الذکر نالیوں، گلیوں اور سڑکوں کی صفائی کی گئی۔

22/مارچ کو مجلس واہ کینٹ نے مقامی بیت الحمد میں شجر کاری کرتے ہوئے 15 پودے اور گھروں میں 50 پودے لگائے۔

31/مارچ نظامت اعلیٰ ضلع لاہور کے زیر اہتمام پکنک اور مثالی وقار عمل کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں 25 اراکین عاملہ نے حصہ لیا۔

19/اپریل نظامت اعلیٰ ضلع لاہور کے زیر اہتمام نہر کنارے ہونے والے وقار عمل میں بیت الاحد، بیت التوحید اور سبزہ زار کی مجالس کے اراکین نے حصہ لیا۔

ذہانت و صحت جسمانی

5/اپریل مجلس ڈرگ کالونی کراچی کے زیر اہتمام بلڈ شوگر کے موضوع پر طبی لیکچر ہوا جو مکرم ڈاکٹر طاہر اشفاق صاحب نے دیا۔ حاضری 32 رہی۔

20، 27/مارچ کو مجلس دارالفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام انفرادی واک اور وقار عمل کا پروگرام منعقد ہوا۔ 41 انصار نے حصہ لیا۔

یکم مارچ نظامت اعلیٰ علاقہ لاہور کی پکنک و ورزشی مقابلہ جات ضلع قصور میں ہوئے۔ جن میں 16 انصار نے حصہ لیا۔

یکم مارچ مجلس جوہر ٹاؤن لاہور نے ماڈل ٹاؤن پارک میں پکنک منائی۔ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب نے "انصار کے لئے سیر اور ورزش کیوں ضروری ہے" پر طبی لیکچر دیا۔ کلائی پکڑنے اور واک کا مقابلہ کروایا گیا۔ حاضری 37 رہی۔

29/مارچ مجلس گلشن پارک لاہور نے طاہر بلاک کے تحت شالامار باغ میں ہونے والی پکنک اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا، صبح کی سیر کی اہمیت اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کی تدابیر پر طبی لیکچر دیا گیا۔ حاضری انصار 24 رہی علاوہ ازیں شالامار ٹاؤن، دارالذکر اور مغلپورہ کے انصار نے بھی شرکت کی جن کی مجموعی حاضری 41 تھی۔

منصفین کرام مقابلہ جات علمی ریلی 2015ء مجلس انصاراللہ پاکستان

علمی ریلی سال 2015ء میں مجموعی کارکردگی پر ربوہ اوّل قرار پایا مکرم زعیم صاحب اعلیٰ ربوہ
اپنی ٹیم کے ہمراہ محترم صدر صاحب مجلس کے ہمراہ

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf Monthly Regd #: FR - 8

ANSARULLAH

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

June2015 / Shaban,Ramadhan 1436 / Ihsaan 1394

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ اختتامی تقریب علمی ریلی مجلس 2015ء انصاراللہ پاکستان میں

انتظامیہ علمی ریلی 2015ء مکرم ناظر صاحب اعلیٰ وصدر مجلس کے ساتھ